مجموعۂ

نصائح مفیدہ

جسکو

عالیجناب مولوی محمد عبدالقادر صاحب صوبہ دار صوبہ گلبرگہ نے

مرتب کیا

اور

سنہ ۱۳۱۵ فصلی مین

باہتمام محمد قاسم

مطبع قاسم پریس حیدرآباد دکن مین طبع ہوا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعد حمد خدائے جہان آفرین و نعت حضرت سید المرسلین۔ عرض ہے کہ
ہمارے آقائے ولی نعمت اعلیحضرت قدر قدرت بندگانعالی متعالی مدظلہ العالی کے
ہد مبارک مین تعلیم کو بہت زیادہ ترقی ہوئی اور مختلف علوم و فنون کی روزافزون اشاعت
ی ہے اور اعلیحضرت کو تعلیم کا اسقدر خیال اور اوسکے ساتھہ اسقدر محبت ہے کہ حضور
ح نے اس محبت کو نہ صرف اپنے ملک ہی تک محدود رکہا ہے۔ بلکہ نہایت فیاضی سے
ہر صنف کے لوگونکی ترقی تعلیم کیجانب خواہ وہ لوگ اپنے ملک کے ہون یا دوسرے ملک
کے توجہ فرمائی۔ چنانچہ علیگڈہ کالج کیلئے سالانہ چوبیس ہزار روپیہ کا عطیہ جو ایک معتدبہ
سرمایہ ہے معین فرمادیا ہے۔ ترقی و ترغیب تعلیم کیلئے مختلف وظایف مقرر فرمائے
ہین اور لوگونکو ولایت بھیجکر اعلی تعلیم دلانے کے لئے سالانہ ہزارون روپیے

صرف کئے جاتے ہین - اور ہمیشہ کچھہ لوگ ولایت کی تعلیم مین کامیاب ہوکر اعلے عہدون سے سرفراز ہوا کرتے ہین - اسی تعلیم کا یہہ نتیجہ ہے کہ فنون حکمت مین بہت سی کتابین تصنیف و تالیف ہوئی ہین اور ہوتی جاتی ہین -

یہہ عام دستور ہے کہ جب کسی ملک مین کسی مفید چیز کو ترقی ہوتی ہے تو عامتہً اس کی جانب خیالات ابنائے وطن متوجہ ہو جاتے ہین - چونکہ مین بھی اسی ملک حیدر آباد فرخندہ بنیاد کے مدرسئہ دار العلوم اور انجینیرنگ کالج کا مستند تعلیم یافتہ اور اسی سرکار آصفیہ کا آبائی نمک خوار ہون - لہذا میرے دل مین یہہ تحریک پیدا ہوئی کہ محض ابنائے جنس کے فائدہ کے لئے چند نصایح اور اقوال حکمت مرتب کرون - چنانچہ باوجود مشاغل ملازمت سرکار عالی کے یہہ مجموعہ جو نصایح اور اقوال حکمت پر مشتمل ہے - ترتیب دیکر پبلک کے سامنے پیش کرتا ہون ازبس کہ مین نے اس مجموعہ کو افادۂ عام کے لئے خالص نیت سے مرتب کیا ہے - اسلئے امید ہے کہ یہہ مجموعۂ نصایح اور اقوال حکمت ابنائے جنس کے حق مین مفید ہوگا -

راقم

محمد عبد القادر

صوبہ دار صوبہ گلبرگہ

نصائح مفیدہ

۱) کسی کی جان نہ لو اور نہ جان لینے مین مدد کرو۔

۲) کسی کا دل نہ دکھاؤ۔

۳) چوری مت کرو اور نہ چوری کرنے مین مدد دو۔

۴) پاکدامنی اور عصمت سے زندگی بسر کرو اور زنا سے بچو۔

۵) نفسانی خواہشون پر ہمیشہ غالب رہو اور اُنکو مطیع اور تابع رکھو۔

۶) نفسانی خواہشون مین سب سے زیادہ زبردست شہوت ہے اور اُسپر غالب آنا بڑے جوانمرد کا کام ہے۔

۷) کسی حالت مین جھوٹ مت بولو اور راست بازی سے کام لیا کرو۔

۸) کسی نشہ کی چیز کا استعمال نہ کرو نہ کسی کو استعمال کراؤ۔

(۹) جو شخص کسیکی جان نہین لیتا اور چوری اور زنا نہین کرتا اور نشہ کی چیز سے بچتا ہے اور جھوٹ نہین بولتا اور پاکدامنی سے رہتا ہے اور نفسانی خواہشون پر غالب آتا ہے اُسکو نجات ملتی ہے۔ ایسا شخص اس دنیا مین بھی خوش و خورم رہتا ہے اور آئندہ آخرت مین بھی آرام و آسایش مین رہے گا۔

(۱۰) انسان جسطرح دوسرے کو نصیحت کرتا ہے اُسپر خود بھی عمل کرنا چاہیئے۔

(۱۱) کسی کو نیک کام کی ہدایت کرنا اور بُرے کام سے بچانا اعلیٰ درجہ کی نیکی ہے۔

(۱۲) دشمنی کی آگ دشمنی کی آگ سے نہین بجھ سکتی۔ بلکہ دشمنی کی آگ مہربانی شفقت اور محبّت کے سرد پانی سے بجھانی چاہیئے۔ ع با دوستان تلطف با دشمنان مدارا۔

(۱۳) غصہ کے عوض محبّت اور برائی کے عوض بھلائی سے کام لینا چاہیئے۔ یہ انتقام کا نہ لینا دوزخ سے بچنا ہے جو شخص انتقام نہین لیتا اسکو دوزخ کا کچھ خوف نہین

بیت

آسائش دو گیتی تفسیر این دو حرف است

با دوستان تلطف با دشمنان مدارا

(۱۴) کسی کو نہ جھڑکو۔ جھڑکی سے دل بہت دُکھتا ہے۔

(۱۵) جہان تک ممکن ہو خیرات کرو۔ اسمین ہر قسم کی برکت نصیب ہوتی ہے اور نجات

کا یہہ بہت بڑا ذریعہ ہے۔

(۱۶) نفسانی خواہشون کے درختونکو جڑ سے اکھاڑ کر پہینکدو جو شخص نفسانی خواہشونکے جنگل کو اس دنیا مین کاٹ دیتا ہے اُسکو نجات ملتی ہے۔

(۱۷) ننگے رہنے یا سر یا ڈارہی یا موچہہ مونڈوانے یا روزہ رکہنے یا زمین پر بغیر حرکت کے پڑے رہنے یا زبان کے بند کر لینے یا ہاتہہ کے خشک کر لینے یا ناخن و بال کے بڑہا لینے سے اسقدر روح پاک و صاف نہین ہوتی ہے جیسا کہ نفسانی خواہشونکے دبانے سے پاک ہوتی ہے۔

(۱) جو شخص زیادہ کہاتا ہے زیادہ سوتا ہے اور اپنے آپ کو زیادہ موٹا بناتا ہے وہ

ہے۔

بخیل اور حریص خدا کے دربار مین نہین جاسکتا خواہ وہ کتنے ہی نماز ین پڑہے نے ہی روزے رکہے۔

(۲۰) جس انسان کو کسی چیز کی خواہش نہین ہوتی اُسکو غم و اندوہ اور پریشانی نہین ہوتی

(۲۱) ایک بد آدمی کا ایک نیک آدمی کو گالی دینا ایسا ہے جیسا کہ آسمان پر تہوکنا تہوک آسمان پر نہین جاتا بلکہ خود اُسی تہوکنے والے کے منہ پر گرتا ہے۔

(۲۲) دوسرونکے عیوب بہت جلد نظر آتے ہین۔ اپنا عیب اسقدر جلد نظر نہین

آتا سب سے پہلے عیب پر نظر ڈالو اور اُسکی اصلاح کرو۔

(۲۳) اپنی ذات و شرافت پر غرور مت کرو۔ شرافت اور کمینہ پن افعال سے متعلق ہے ذات سے نہین یعنے نیک افعال سے شریف اور بد افعال سے کمینہ بنتا ہی خواہ وہ کسی ذات کا کیون نہو۔

(۲۴) ذاتی نسب سے کوئی انسان کمینہ یا شریف نہین ہوسکتا۔ بلکہ اپنے ذاتی افعال سے کمینہ یا شریف بنتا ہے۔ مثلاً مسلمان و برہمن۔ مسلمان و برہمن کے گھر پیدا ہونے سے اور دھیڑ۔ دھیڑ کے گھر پیدا ہونے سے شریف یا کمینہ نہین ہوسکتا بلکہ اپنے ذاتی بھلے برُے افعال سے شریف یا کمینہ بنتا ہے۔

(۲۵) غُصّہ۔ نشہ۔ تعصب۔ نخوت۔ حسد۔ بغض۔ شیخی۔ حرص۔ ضد انسان کے دل کو بہت جلد میلا کرتے ہین۔

(۲۶) ترک حیوانات سے یا ننگے پھرنے سے یا روزہ رکھنے سے انسان کا دل نہین ہوتا۔ جب تک اُسکے آئینۂ دل سی حسد۔ بغض۔ نخوت اور تعصب کا زنگ دور نہ ہو۔

(۲۷) جو شخص جاہلون اور احمقون کی صحبت مین رہتا ہی سخت مصیبت مین گرفتار ہوتا ہی جاہلون اور احمقون کی صحبت سے پرہیز کرو اور عقلمند اور فاضل آدمی کی صحبت اختیار کرو۔

(۲۸) اگر ایک ذہین شخص ایک لمحہ کے لئے بھی عقلمند اور فاضل کی صحبت مین

رہے تو اُسکی صحبت کے اچھے اثر سے متاثر ہوجائیگا۔

(۲۹) جیسے ماں باپ اپنے بچون کے ساتھہ ہمدردی کرتے ہین اسیطرح ہر انسان کو تمام بنی آدم کے ساتھہ ہمدردی کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔

شعر

دردِ دل کے واسطے پیدا کیا انسان کو

ورنہ طاعت کے لئے کچھہ کم نہ تھے کروبیان

(۳۰) خدا کے تمام مخلوقات کو ایک نظر سے دیکھنا اور یہ یقین کرلینا چاہیئے کہ تمام مخلوقات خدا کے بچے ہین۔ اور ہمارا حقیقی باپ خدائے پاک ہے اس دنیا کا باپ مجازی باپ ہے

(۳۱) مجازی ماں باپ کو چاہئے کہ اپنے بچونکو بُری صحبت سے بچائین نیکی سکھلائین علم وہنر سے مالامال کردین اور اُنکی اچھی جگہہ شادی کرین اور اپنے مال سے اُن کو فائدہ اُٹھانے دین۔

(۳۲) بچونکے فرائض یہہ ہین کہ اپنے مجازی ماں باپ کا ادب کرین ان کے احکام وہدایات کی تعمیل کرین۔ خانگی امور کو اچھی طرح ادا کرین اور ماں باپ کی مِلک اور جائداد کی حفاظت کرین۔ اور اپنے باپ کے اچھے وارث بننے کی قابلیت پیدا کرین۔

(۳۳) جو بچے اپنے ماں باپ کی عزت وتوقیر کرتے ہین وہ دونون جہان مین خوش رہتے ہین

(۳۴) جو بچے اپنے ماں باپ کے بڑھاپے مین مدد کرتے ہین انکو نجات نصیب ہوتی ہے

(۳۵) جو بچے ماں باپ کی عزت نہین کرتے اور اُنکے ساتھہ بے ادبی کرتے ہین انکو گالیاں دیتے ہین اور بڑھاپے مین انکی مدد نہین کرتے۔ وہ بہت ناسعید و بدبخت ہین

(۳۶) علم بہت بڑی نعمت ہے ہر انسانکو علم سیکہنا چاہیئے بغیر علم کے خدا کی پہچان مشکل ہے۔

(۳۷) یہ دنیا عالم اسباب ہے اور خدا مسبب الاسباب ہے بغیر سبب کے کچھہ نہین ہوتا۔

(۳۸) ہر کام خدا کی مرضی سے ہوتا ہے اور خلاف مرضی خدائے پاک کے کچھہ نہین ہوتا۔

ع

ہوتا ہے وہی خدا جو چاہے

(۳۹) انسان کو چاہیئے کہ استاد کی اسیطرح عزت و ادب کرے جیسے اپنے باپ کی عزت و ادب کرتا ہے۔

(۴۰) جو تم بوؤ گے وہی پاؤ گے۔ جوار بو کر گیہون کی امید نہ رکھو۔

(۴۱) برُے کام کا نتیجہ برا اور اچھے کام کا نتیجہ اچھا نکلتا ہے۔ برائی کرنیوالا دونوں جہان مین ذلیل و خوار رہتا ہے۔ اور نیکوکار دونون جہان مین خوش و خرم رہتا ہے۔

(۴۲) انسان کو نیت اچھی رکھنی چاہیئے تمام کام کا دار و مدار نیت پر منحصر ہے۔ اچھی

والے کو نجات ملتی ہے اور بُری نیت والے کو ہر قسم کی مصیبت و تکلیف کا سامنا ہوتا ہے

(۴۳) اپنے پیر کی عزت و ادب مین کمی نہ کرو کیونکہ پیر کے ذریعہ سے خدا ملتا ہے۔

(۴۴) سچا پیر وہی ہے جسکو روپیہ کی محبّت و لالچ نہ ہو اور درویش باخدا ہو۔ اُس کی صحبت مین خدا ہی یاد آئے۔

(۴۵) زرد یا سبز یا گیروے رنگ کے کپڑے پہننے سے یا ڈاڑھی موچھہ بڑہانے یا مونڈانے سے انسان سچّا پیر نہین بن سکتا سچّا پیر وہ ہے جو نفسانی خواہشون پر قبضہ کرلے

(۴۶) وہ پیر جسکے دل مین درد نہ ہو اور بجائے درد کے غصہ ہو وہ سچّا پیر نہین ہے۔

(۴۷) وہ پیر جو خدا کو فاعل حقیقی نہ جانے۔ وہ سچّا پیر نہین ہے۔ خدا کو فاعل حقیقی جاننا اصل توحید ہے۔

(۴۸) تمام مذاہب کی جڑ ایک ہے یعنے اصل توحید کے سکہانیکے لئے دنیا مین مذہب پیدا ہوا ہے۔

(۴۹) کسی کو حقیر نہ جانو اور اپنے آپ کو سب سے کمتر سمجھو۔ خودی مٹانا اسکو کہتے ہین

(۵۰) غرور و تکبر سے بچو۔ غرور و تکبر انسان کے دل کو بہت ناپاک کر دیتا ہے۔

(۵۱) علم کی کتابین پڑہنی اور اُن پر عمل نہ کرنا حیوانیت ہے۔

(۵۲) عالم باعمل کو نجات ملتی ہے اور عالم بے عمل کو مصیبت و تکلیف نصیب ہوتی ہے

(۵۳) ہر انسان کو چاہئے کہ وہ مذہب کا پابند رہے۔

(۵۴) ہر حال مین خدا کے شکر گزار رہو۔

(۵۵) اچھے افعال مرنے کے بعد بھی انسان کے ساتھہ رہتے ہین یہی حال بُری افعال کا ہے

(۵۶) ظاہر سے بڑھکر باطن کو سنوارو۔

(۵۷) دل کو خدا کا گھر جانو۔ مسجد اور دیول جو اینٹ اور پتھر کے عمارات ہین۔ اور جو خدا کے گھر کھلاتے ہین ان سے انسان کا دل بدرجہا بہتر ہے۔

دل بدست آور کہ حج اکبر ست

از ہزاران کعبہ یک دل بہتر ست

(۵۸) روح کو غیر فانی جانو۔ یہہ یقین جانو کہ روح کو فنا نہین ہے۔

(۵۹) زمانۂ امارت مین اعتدال کا پاس رکھو اور افلاس مین احتیاط سے کام لو۔

(۶۰) اپنے دوستون کی خوشی و غمی مین شرکت کرو۔

(۶۱) اپنی زبان کا پاس رکھو۔ وعدہ کو ایفا کرو۔

(۶۲) رازدار بنکر کسی کا راز افشا نہ کرو۔

(۶۳) اپنے تکلیفون کو کہتے نہ پھرو۔

(۶۴) بدنصیب ہے وہ انسان جو اپنے مصائب کی برداشت نہین کرسکتا۔

(۶۵) امید ایک خوشگوار شے ہے۔ جو تمام دنیا کے کاروبار اُس پر قائم ہین۔

(۶۶) دیانت داری اختیار کرو کہ وہ بڑی نیکی ہے۔

(۶۷) کبھی انصاف کا خون مت کرو خدا کے نزدیک انصاف ایک عزیز ترین شئے ہے۔ انصاف کرنیوالے کو خدا عزیز رکھتا ہے اور اسکو نجات دیتا ہے۔

(۶۸) کسی انسان کی غیبت نہ کرو۔

(۶۹) اپنے دوستون کے خوشی کے تقریبون مین دیر سے پہونچنا ہرج نہین ہے۔ لیکن ان کے غمی و مصیبت مین جسقدر ممکن ہو جلد پہونچو۔

(۷۰) بزرگونکا ادب کرو۔

(۷۱) کسی کا نقصان کر کے اپنا فائدہ نہ ڈھونڈو۔

(۷۲) سرکاری اور مذہبی قانون کے پورے پابند رہو

(۷۳) ہر اچھی بات اختیار کرو گو کسی قوم کی ہو اور جو بری ہو اُسکو چھوڑ دو۔ خذ ما صفا و دع ما کدر۔

(۷۴) امانت مین کبھی خیانت نہ کرو۔

(۷۵) ہمیشہ اچھے کام مین مصروف رہو۔

(۷۶) بھلائی کا پیشیہ رکھو۔

(۷۷) زیادہ سنو خود بات کم کرو۔

(۷۸) ہر چیز کی حقیقت معلوم کرنے کی کوشش کرو کیونکہ علم شئے بہ از جہل شئے ہے۔

(۷۹) زبان کو اپنی اختیار مین رکھو اور اسکو برے باتون سے بچاؤ۔

(۸۰) دوستون کے ساتھہ حاضر و غائب یکسان رہو۔

(۸۱) سستی و کاہلی سے بچو۔ محنت سے ہمیشہ کام لو۔ خدا محنتی سے خوش اور کاہل سے ناخوش رہتا ہے۔

(۸۲) جہالت بدترین شئے ہے علم سے اسکو دفع کرو۔

(۸۳) جو چیز اپنے لئے پسند نہین کرتے ہو۔ وہ دوسرے کے لئے بھی پسند نہ کرو۔

(۸۴) کسی کو دوست بنانے مین جلدی نہ کرو۔

(۸۵) جو مصیبت خدا کیطرف سے نازل ہو۔ سمجھو کہ اسمین کچھہ نہ کچھہ مصلحت ہے اور اور جب یہ سمجھہ مین آجائیگا تو مصیبت کی برداشت مین آسانی ہوگی۔ یاد رکھو کہ خدا کا کوئی کام مصلحت سے خالی نہین ہوتا۔

(۸۶) اپنے مال مین کفایت شعاری کرو اور فضول خرچی سے بچو۔ کیونکہ سوائے ہوا اور آفتاب کی روشنی کے سب چیزین روپیہ سے خریدے جاسکتے ہین۔

(۸۷) اس دنیا مین کوئی انسان فکر و مصیبت سے خالی نہین ہے۔ دنیا کی ساری دولت بھی انسان کو فکر و مصیبت سے بچا نہین سکتی۔

(۸۸) فکر و مصیبت مین تحمل و برداشت جوانمردون کا کام ہے۔

(۸۹) اگر تم پر کوئی احسان کرے تو اس کا عام طور پر اظہار کرو مگر اپنا احسان چھپاؤ۔

(۹۰) اپنی تعریف آپ مت کرو اور جھوٹی خوشامد سے بچو۔ جھوٹی خوشامد کرنی کمینوںکی خصلت ہے۔

(۹۱) تنہائی مین خدائے پاک کا دھیان ہر روز ایک وقت معین مین کرو۔

(۹۲) سونے کے وقت اور صبح کو اُٹھتے وقت کم از کم پندرہ پندرہ منٹ تک خدائے پاک کا دھیان کیا کرو۔

(۹۳) دل کی صفائی کیلئے بہترین طریقہ یہہ ہے کہ کسی پہاڑ یا جنگل مین جا کر جہان آبادی نہ ہو خدائے پاک کا دھیان ایک وقت معین تک کیا جائے۔

(۹۴) ریاکاری سے بچو یعنے اپنے خدا کی یاد کو کسی پر ظاہر نہ کرو کیونکہ ریا ثواب کو مٹا دیتی ہے۔

(۹۵) ہر روز بلا ناغہ چہل قدمی یا کسی قسم کی جسمانی ورزش کیا کرو۔ غذا ایسی کھاؤ جو جلد ہضم ہو جائے۔ اور ہر روز نہایا کرو اور پوری نیند سویا کرو یعنے وقت پر سور ہوا ور وقت

پہر اٹھو کم سے کم چھہ گھنٹے کی نیند ہر روز ضروری ہے۔ ورزش اور جلد ہضم ہونے والی غذا۔ غسل اور نیند۔ یہہ چاروں چیزیں حفظ صحت کیلئے بہت ضروری ہیں۔

(۹۶) اپنی بی بی کا دل نہ دکہاؤ۔

(۹۷) بسیار خواری سے بچو۔ اسقدر زیادہ نہ کہاؤ کہ معدہ اسکو ہضم نہ کر سکے۔ کیونکہ بسیار خواری معدہ کو خراب کر دیتی ہے۔

(۹۸) نور ایمان کو قائم رکھو۔ کوئی بات بے ایمانی کی نہ کرو۔ بے ایمانی سے نور ایمان کو نقصان پہونچتا ہے۔

(۹۹) نفاق سے بچو کیونکہ نفاق دل کو بہت زیادہ ناپاک کرتا ہے۔

(۱۰۰) ہر حال میں اپنی طبیعت کو بحال و خوش رکھو۔

(۱۰۱) ہر ایک کے ساتھہ خوش مزاجی اور ملنساری سے رہو اور خوش اخلاقی سے پیش آؤ۔

(۱۰۲) بچوں کے ساتھہ خواہ وہ اپنے ہوں یا غیر کے زیادہ محبت کے ساتھہ پیش آؤ خدائے پاک کو بچوں کے ساتھہ محبت کرنی زیادہ مرغوب ہے۔

(۱۰۳) ماں باپ کی روٹی پر زیادہ دنوں تک مت پڑے رہو۔ اپنی محنت کی روٹی اس سے بدرجہا بہتر و افضل ہے۔ اپنی محنت کے پانچ روپیہ دوسروں کے ہزار روپیہ سے

بہتر ہین۔

(۱۰۴) محنت کی عادت ڈالو کیونکہ محنت ہی سے دولت ملتی ہے۔

(۱۰۵) تین دن سے زیادہ کسی کے مہمان نہ رہو۔

(۱۰۶) کسی سے حتی الوسع قرض نہ لو نہ کسی کو قرض دو۔ قرضہ انسان کو ذلیل کرتا ہے اور قرضہ مقراض المحبّت ہے۔

(۱۰۷) ہر کام مین اپنے خدائے پاک پر بہروسہ رکھو جو انسان خدا پر سچے دل سے بہروسہ رکہتا ہے اُسکو ہمیشہ کامیابی ہوتی ہے۔

(۱۰۸) بدمزاجی سے بچو کہ یہ ایک روحانی بیماری ہے۔

(۱۰۹) ایک عقلمند کی دوستی ہزار احمقون کی دوستی سے بہتر و افضل ہے۔

(۱۱۰) وہ انسان بڑا نیک ہے جو دوسرونکی حاجتون کو برلاتا ہے۔

(۱۱۱) انسان کامل وہ ہے جو اپنے علم کی روشنی سے جہالت کی تاریکی کو دفع کرتا ہے۔

(۱۱۲) وہ انسان بڑا بدبخت ہے جو نفسانی خواہشونکا مطیع ہے۔

(۱۱۳) ہر کام مین عقل سلیم سے کام لو عقل سلیم خدا کی بہت بڑی نعمت ہے۔

(۱۱۴) انسان کو اُسکے افعال سے جانچو نہ اُسکے باتون سے کیونکہ بعض لوگ باتین اچھی کرتے ہین لیکن اُنکے افعال خراب ہوتے ہین۔

(۱۱۵) خراب افعال پر توبہ کرنا باعث نجات ہے۔

(۱۱۶) انصاف کرنے والا انسان ہر جگہہ خوش وخرم رہتا ہے۔

(۱۱۷) جسطرح ابر آفتاب کو چھپا دیتا ہے اُسیطرح غصّہ عقل سلیم پر پردہ ڈالدیتا ہی۔

(۱۱۸) صرف دولت سے انسان کو عزت نہین ملتی بلکہ اچھی چال چلن سے۔

(۱۱۹) ضرر رسان انسان زیادہ بدنصیب ہے اُس شخص سے جسکو ضرر پہونچا ہے۔

(۱۲۰) جسم صاف ہوجانیکے بعد پہر میلا ہوجاتا ہے۔ لیکن روح جہالت کے میل سے ایک مرتبہ صاف ہوجانیکے بعد ہمیشہ صاف رہتی ہے۔

(۱۲۱) اپنے بچونکو بہ نسبت مال کے علم کا حصہ زیادہ دو۔

(۱۲۲) موت سے مت ڈرو کیونکہ موت ترقی کا زینہ ہے اور روح کیلئے رہائی کا وارنٹ ہے

(۱۲۳) جسطرح آفتاب بلا انتظار طلب وخواہش وخوشامد وتعریف کے روشنی پہیلاتا ہے۔ اسیطرح تم بلا انتظار طلب وخواہش وخوشامد وتعریف مخلوق کے ساتھہ نیک سلوک کرو۔ اسکا لازمی نتیجہ یہہ ہوگا کہ جسطرح آفتاب محبوب القلوب ہے اُسیطرح تم بہی محبوب القلوب ہوجاؤگے۔

(۱۲۴) دوسرون کے خانگی کاروبار مین دخل نہ دیا کرو اور نہ کسی قسم کی نکتہ چینی کیا کرو

(۱۲۵) اگر کوئی انسان بُرا کام کرے تو اُسکو تنہائی مین نصیحت کرو۔ لوگونکے سامنے

نصیحت کرنے سے اُسکو بُرا معلوم ہوتا ہے اور اُسکا دل زیادہ دُکہتا ہے۔

(۱۲۶) جائز عزت حاصل کرنے مین کوشش کرو۔ اور ہر کوشش خدا پر بہروسہ کرکے کیا کرو۔ جو کوشش بغیر خدا کے بہروسہ کے کیجاتی ہے اُس مین کامیابی نصیب نہین ہوتی۔

(۱۲۷) ایک عقلمند آدمی کی قدر اُسکی زندگی مین کبہی زیادہ نہ بہی ہو تو اُسکے مرنے کے بعد اُسکی قدر ضرور ہوتی ہے۔

(۱۲۸) ایک سونے کے پیالے مین زہر کا پینا جسطرح بُرا اثر پیدا کریگا اُسیطرح ایک احمق دوست کے مشورہ پر عمل کرنا بُرا اثر پیدا کریگا۔

(۱۲۹) جو انسان دوسرونکے عیب تمہارے سامنے بیان کرے تو سمجہہ لو کہ تمہارے عیب بہی دوسرونکے سامنے ضرور بیان کریگا۔

(۱۳۰) راستی و راست بازی تمام دوسرے نیکیون کی جڑ ہے جو انسان راست باز ہی اُسمین بہت سی نیکیان خود بخود جمع ہو جاتی ہین۔

(۱۳۱) دوسرے کے نقصان پر خوش نہ ہو۔

(۱۳۲) یاد رکہو کہ انسان کو سچی مسرت اُسوقت تک حاصل نہین ہوسکتی جب تک وہ نفسانی خواہشون پر غالب نہ آئے۔

(۱۳۳) یقین جانو کہ روح خدا کے نور کا ایک جزوِ خاص ہے اور جسم محض خاکی کالبد ہے

(۱۳۴) یاد رکھو کہ انسانی زندگی اُن مسافرونکی زندگی سے مشابہ ہے جو ہر وقت کوچ اور مقام کی حالت مین ہین اور اس قسم کی زندگی کیلئے تکلیف - پریشانی - غم وملال اور صبر واستقلال ضروری ولازمی ہے۔

(۱۳۵) ہر انسان کا فرض ہے کہ اپنے احباب اپنے والدین اپنی بی بی اپنے بچے اور اپنے ملک کے فرائض وخدمات ادا کرے اور ان فرائض کے ادا کرنے مین کسی قسم کی جسمانی محنت اور مشقت سے عار وشرم نکرے۔

(۱۳۶) اپنے ملازمونسے نرمی اور شفقت سے کام لو کیونکہ وہ بھی مثل تمہارے انسان ہین اور جب بُرا وقت آتا ہے تو یہ ملازمین بطور غریب دوست کے تمھاری مدد اور خدمت کرتے ہین۔

(۱۳۷) محبت بے ریا اور دوستی بے غرض رکھو۔

(۱۳۸) سچی مسرت وہ ہے جو ہر قسم کی پریشانیونسے مبّرا ہوا اور اسی سچی مسرت سے اطمینان قلب یکسان حالت مین رہتا ہے۔

(۱۳۹) جو انسان مصائب اور تکالیف کے آنیوالے خطرون سے پریشان نہ ہو اور نفسانی خواہشونکو مغلوب کرلے وہی خوش نصیب ہے جسکو خدائے پاک نے سچی مسرت کا مالک بنادیا ہے۔

(۱۴۰) یقین جانو کہ سچی مسرت عقل اور نیکوکاری سے حاصل ہوتی ہے عقلمند ونیکوکا

شخص ہر حالت میں خوش رہتا ہے۔

(۱۴۱) ہر چیز کی بُری بھلی کیفیت عقل ہی بتا دیتی ہے اور ہمارے خیالات کو خدائے پاک کے طرف اُبھارتی ہے اور جسمانی حالت سے روحانی درجہ تک پہونچا دیتی ہے اور سب سے عمدہ یہہ سبق دیتی ہے کہ خدائے پاک کو صرف جان لینا ہی کافی نہیں ہے بلکہ اُسکے احکام کی تعمیل ہر انسان پر فرض ہے۔

(۱۴۲) عقل جھوٹے توہمات وخیالات سے ہمکو نجات دیتی ہے اور وہ اُسی شخص کو زیادہ طاقتور رکھتی ہے کہ جس نے اپنے نفسانی خواہشوں پر قبضہ کر لیا ہے

(۱۴۳) عقلمند شخص اپنی قسمت پر شاکر رہتا ہے۔ چاہے قسمت جیسی ہو۔ سخت سے سخت مصیبت بھی اُسکے دل کو پریشان نہیں کر سکیگی۔ اور وہ شخص جو بے عقل ہے اپنے سایہ سے بھی ڈرتا ہے اور ذراسی مصیبت میں مبتلا ہو جانے سے ایسا گھبراجاتا ہے کہ گویا تمام دنیا کے مصائب اُسی پر آپڑے ہیں۔

(۱۴۴) کوئی خوشی جب تک کہ وہ نیکی پر مبنی نہ ہو سچّی خوشی نہیں ہو سکتی۔

(۱۴۵) نیک شخص ہمیشہ ملنسار۔ خلیق اور خوش مزاج اور صاف باطن رہیگا۔ ممکن ہے کہ کوئی شخص طبیب حاذق ہو لائق حکیم ہو یا اعلیٰ درجہ کا نجومی ہو لیکن اگر اُسمیں نیکی نہیں ہے تو وہ شخص کبھی نیک نہیں کہا جائیگا۔

(۱۴۶) نیکی وہ قوت والی شئے ہے جو خدائے پاک کی موجودگی کی تصدیق کرتی ہی اور مصائب پر غالب آکر خوشی کے زمانہ کو اعتدال پر لاتی ہے۔

(۱۴۷) اپنے دل کو افلاس و امارت دونوں حالتوں مین یکسان رکہو۔ اپنے مال اور دولت کے صرف کرنے مین بخل و اسراف نہ کرو۔ کسی مستحق شخص کو کچھہ خیرات دینے مین دریغ نہ کرو اور جو کچھہ کرو صدق دل سے کرو نمایش اور ریا سے نہ ہو۔

(۱۴۸) اُن تمام افعال و خیالات کا جو تمھارے ہاتھہ پاؤن زبان سے سرزد ہون خدائے پاک کو ناظر و منصف حاکم قرار دو۔

(۱۴۹) ہمیشہ عمدہ کتابون کے مطالعہ کرنے مین مصروف رہو اور مخرّبِ اخلاق کتابین کبھی نہ پڑھو۔

(۱۵۰) کسی کی حق تلفی نہ کرو اور کسی کے حقوق غصب نہ کرو۔

(۱۵۱) اپنے خیالات اور افعال کو یکسان رکھو۔

(۱۵۲) نیک و مستقل مزاج آدمی کو مصائب و تکالیف پریشان نہین کر سکتین۔

(۱۵۳) نیکی عقلمندون مین زیادہ پائی جاتی ہے۔

(۱۵۴) وہی زندگی اچھی کہی جا سکتی ہے جو عاقلانہ طور پر بسر کیجائے۔

(۱۵۵) نیک آدمی اپنے تئین ہمیشہ خدا کی مرضی پر چھوڑ کر قسمت پر شاکر رہتا ہے۔

اُسکی زبان پر شکوہ و شکایت نہین آتی۔

(۱۵۶) نیکی ہمکو صبر کرنیکے علاوہ راضی برضائے الٰہی رہنا بھی سکھلاتی ہے اور یہہ امر نقش فی الحجر کر دیتی ہے کہ جو مصائب اور تکالیف ہم پر نازل ہوتے ہین اُن سب مین خدا کی مشیّت ہے۔

(۱۵۷) نجومیونکو بلا کر اپنے نحس ستارونکی کیفیت دریافت نہ کرو کیونکہ ستارونکے اثر سے قبل از وقت مطلع ہو جانے سے کیا فائدہ! اگر نجومیونکے بتلائے ہوئے اثرونسے تم محفوظ نہین رہ سکتے تو پیشتر سے اُن کی واقفیت حاصل کرنی حماقت ہے۔ خصوصاً ایسی حالت مین جب کہ ہماری واقفیت یا عدم واقفیت کسی امر کے وقوع یا عدم وقوع پر کچھہ اثر نہین ڈال سکتی۔

(۱۵۸) نجومی ہمارے نحس ستارونکو دیکھکر ہم کو قمر در عقرب کی کیفیت بتلا تو دیتے ہین مگر یاد رکھو کہ وہ ستارے کسی مقام پر ہون لیکن اُن کے مقامات اور اُن کی چالین اور اُنکی اثرات اُسی خدائے پاک کے ہاتھہ مین ہین جو ہماری قسمتون کا مالک ہے۔

(۱۵۹) لفظی بحث مین اپنے عزیز وقت کو ضائع نہ کرو۔

(۱۶۰) آج کے کام کو کل پر نہ چھوڑو۔

(۱۶۱) خدا کی نعمتونمین نور ایمان اور مال حلال اور سخاوت اور حیا و خوش مزاجی و راستبازی

بہترین نعمتین ہین جب انسان کو یہ چہو ؐین نعمتین حاصل ہوگئین سمجہہ لو کہ وہ انسان برگزیدۂ بارگاہ الٰہی ہوگیا۔

(۱۶۲) اگر لوگ تمہاری ایسی تعریف کرین جو تم مین نہ ہو تو اُس پر خوش نہ ہو۔

(۱۶۳) کسی سے سخت کلامی نکرو۔

(۱۶۴) دل مین کسی بدگمانی کو راہ نہ دو۔

(۱۶۵) وہ شخص بڑا نادان ہے جو نہ ملنے والی چیز کا متمنی ہو۔

(۱۶۶) جب کسی بادشہ یا حاکم کی خدمت مین رہو تو کبہی کسی کی چغل خوری نہ کرو۔

(۱۶۷) دوسرا کوئی مصیبت مین مبتلا ہو تو خوش نہ ہو۔

(۱۶۸) دوسرونکو اپنے قول پر عمل کرانا چاہتے ہو تو پہلے خود اُسکے پابند ہو۔

(۱۶۹) جب تک نفسانی خواہشون کے تابع ہو اپنے آپ کو انسان کامل نہ سمجہو۔

(۱۷۰) آدمی جب تک اپنے عیوب کو نہ پہچانے اُنکی اصلاح نہین کرسکتا۔

(۱۷۱) جس شخص نے علم کے ذریعہ سے نام پایا گویا اُسکو مرنیکے بعد حیات جاوید ملی

(۱۷۲) باخدا درویش وہ ہے جو خوش کلامی۔ خوش اخلاقی۔ خندہ پیشانی اور سخاوت اپنا شعار کرے اور اچہے برے سب کے ساتہہ شفقت و مہربانی سے پیش آئے۔

(۱۷۳) جو تمکو تمھارے عیبون پر مطلع کرے اُس کے دوست ہو جاؤ۔

(۱۷۴) ہر شخص کے ساتھہ بہ تواضع پیش آؤ۔ دولتمندی مین خاکساری کرو۔ قدرت کے وقت معاف کرو۔ ضرورت کے وقت بغیر طلب کے کسی کی حاجت روائی کرو اور مستحق کی مدد کرو۔

(۱۷۵) موت سے خوش رہو کیونکہ ہم مرنے کے لئے زندہ ہین اور حیات ابدی کی لئے مرینگے۔

(۱۷۶) انسان کامل وہ ہے جس سے اُسکے دشمن بہی مطمئن ہون اور انسان ناقص وہ شخص ہے جس سے دوست تک پریشان رہین۔

(۱۷۷) کہانے کا عمدہ وقت وہ ہے جب بہوک معلوم ہو۔

(۱۷۸) عالم جاہل کو پہچانتا ہے اسلئے کہ وہ بہی کبہی جاہل تہا مگر جاہل عالم کو نہین پہچان سکتا کیونکہ وہ کسی وقت عالم نہین رہا۔

(۱۷۹) جسطرح دنیوی امراض کے ڈر سے عمدہ غذائین کہانے سے پرہیز کرتے ہو اسیطرح اخروی امراض سے ڈر کے روحانی جرائم چہوڑ دو۔

(۱۸۰) کاٹنے والی تلوار سے بدتر خود غرضون اور ہجو کرنیوالے شاعرونکی زبان ہے۔

(۱۸۱) بولنے والے کی زبان اگر اُسکے دل سے موافق ہو تو سننے والے پر ضرور اثر پڑتا ہے

(۱۸۲) پانچ مرض ایسے ہین جو بہ مشکل اچھے ہو سکتے ہین۔ اول حاسد کا حسد۔ دوسرے نئے دولتمند کی نخوت۔ تیسرے حریص کی حرص۔ چوتھے کینہ ور کا کینہ۔ پانچوین کمینہ کا جہل مرکب جس کو کچھہ علم بہی ہو۔

(۱۸۳) سب سے بڑھ کر یہہ مصیبت ہے کہ کسی کریم کو لئیم سے حاجت پڑے۔

(۱۸۴) ہر بادشاہ امور ذیل پر عمل کرنے سے قابل تعریف حکومت کرسکتا ہے۔

۱۔ شہوت و غضب سے بچنا۔

۲۔ راستبازی کو اختیار کرنا۔

۳۔ ہر اہم کام کو مشورہ سے کرنا۔

۴۔ شریفون کی عزت کرنی۔

۵۔ راستون کی نگہبانی و پاسداری کرنی۔

۶۔ اندازہ کے ساتھہ سزا دینا۔

۷۔ کسی موقع و ضرورت کے وقت خطاؤن کا معاف کرنا۔

۸۔ رعایا کے ساتھہ ہمدردی کرنا۔

۹۔ فوج و آلات حرب کا آراستہ رکہنا۔

۱۰۔ اپنے خاندان کے ارکان کا اکرام کرنا۔

۱۱۔ وزراو مصاحبین و خدام کی خبرداری اور سب کے حالات کی مخفی تفتیش کرنی۔

۱۲۔ جاسوسون کو متعین کرنا۔

۱۳۔ رعایا کے مختلف مذاہب کے امورمین دخل نہ دینا۔

۱۴۔ اراضیات پر نرم دہارہ مقرر کرنا۔

۱۵۔ تعصب سے پرہیز کرنا۔

۱۶۔ اسطرح حکومت کرنی جس سے رعایا کے دل مین اُسکی محبت پیدا ہو۔

۱۷۔ کسی کی حق تلفی نہ کرنا۔

۱۸۔ رعایا کے حقوق غصب نہ کرنا۔

۱۹۔ کسی پر ظلم نہ کرنا۔

۲۰۔ انصاف کا خون نہ کرنا۔

۲۱۔ اپنے اچھے ملازمین کی قدر کرنی اور ترقی دینی۔

۲۲۔ ملازمین کو اُن کے غیر معمولی کارگزاریونکے صلہ مین خطابات وانعامات عطا کرنا۔

۲۳- اپنے مختلف المذہب رعایا کے ساتھہ یکسان محبت رکھنی
۲۴- ظالم ملازمونکو سخت ترین سزا دینا۔
۲۵- عام طور پر رعایا کو تعلیم دلانی۔
۲۶- ترقی تجارت کیلئے سڑکون اور ریلون کا تیار کرانا۔
۲۷- آبپاشی کیلئے تالاب اور نہرون کا کہدوانا۔

(۱۸۵) خدائے پاک اور اپنی موت کو ہمیشہ یاد رکہو۔

(۱۸۶) اپنے احسان کو جو دوسرون کے ساتھہ کرو اور اُس بدی کو جو دوسرون سے تمکو پہونچے بہول جاؤ۔

(۱۸۷) جس شخص نے علم حاصل کیا اور اُسکے علم نے اُسکے اخلاق کو پاکیزہ نہ بنایا اُخروی سعادت سے محروم رہیگا۔

(۱۸۸) تمام سعادتون کی تکمیل مکارم اخلاق سے ہوتی ہے۔

(۱۸۹) عقل نفس کی پاکیزگی کا سبب ہے۔

(۱۹۰) جس چیز کے جلد ضائع ہوجانیکا خوف ہو اُسکا ذخیرہ کرنا بیفائدہ ہے۔

(۱۹۱) عالم بے عمل اور جاہل پرہیزگار کی مثال چکی کی ایسی ہے کہ وہ ہمیشہ محنت و سرگردانی مین رہتی ہے لیکن اُس سے یہہ نہین معلوم ہوتا کہ منزل مقصود تک کبہی پہنچیگی

(۱۹۲) دن کے وقت ایسے کامون مین لگے رہو کہ رات بغیر کسی فکر و پریشانی کے بسر ہو۔ اور رات کے وقت وہ کام کرو کہ صبح ہو تو ہمچشمون کو منہ دکہا سکو۔

(۱۹۳) کسی کے آگے سوال کا ہاتہہ پہیلانا اپنی آبرو کا دامن کوتاہ کرنا ہے۔

(۱۹۴) علم و کمال حاصل کرنا مال کے جمع کرنے سے بہتر ہے۔

(۱۹۵) باطن کی نکوئی جمال ظاہری سے بہتر و افضل ہے۔

(۱۹۶) اگرچہ بخل کا آغاز اچہا نظر آتا ہے لیکن انجام اسکا ہمیشہ خراب ہوتا ہے۔ اور سخاوت کی ابتدا اگرچہ ترش و خسارت ہے۔ لیکن انجام مین صاحب سخاوت دنیاؤ آخرت دونون جگہہ مالامال ہو جاتا ہے۔

(۱۹۷) وہ شخص بڑا ہی کم بخت بخیل ہے جو علم مین بخل کرے اور اپنے علم سے کسیکو نفع نہ پہونچائے۔

(۱۹۸) ہمیشہ موت کیلئے ہم کو تیار اور توشۂ آخرت کی تیاری مین مصروف رہنا چاہئیے اور یہ سمجہنا چاہئیے کہ سوکر اُٹھنے کے بعد نہین معلوم کہ پہر سونیکا موقع ملیگا یا نہین۔

(۱۹۹) ہم کو بیہودہ باتون اور رکیک مسائل کے حل کرنیکی کوشش مین اوقات ضائع نہ کرنا چاہئیے۔ بلکہ اُنکے ذرایع کے دریافت کرنے مین کوشش کرنی چاہئیے۔ جو غم، فکر، خوف۔ پریشانی اور نفسانی خواہشون کے بوجہہ سے ہمکو ہلکا کرسکین۔

(۲۰۰) اچھے ہی لوگ نصیحت پذیر ہو سکتے ہین۔

(۲۰۱) نصایح ہمیشہ مفید اور نہایت پر اثر ثابت ہوئے ہین نصایح پر ہمکو ہر روز غور کرنا چاہیئے کیونکہ اُن مین وہ قواعد درج ہوتے ہین کہ جو ہماری زندگی کو خوشگوار بنانے کیلئے ضروری ہین۔

(۲۰۲) عمدہ نصایح کرنا اور اچھے مشورے دینا بہت ہی مفید خدمات ہین جو اپنے ابنائے جنس کے لئے ہمکو کرنا چاہیئے۔

(۲۰۳) کسی ایسی بات کا خیال بہی دل مین نہ لانا چاہیئے۔ جو سچی نہ ہو یا جس کا پورا کرنا ہمارے اختیار مین نہ ہو۔

(۲۰۴) اپنے دل پر اسطرح قبضہ کرلو کہ کسی کی برائی کا خیال بہی اُسمین نہ گذرنے پائے

(۲۰۵) نصیحت کرنی آسان ہے مگر اُسپر عمل کرنا دشوار ہے۔

(۲۰۶) اطمینان قلب بہت بڑی نعمت ہے۔

(۲۰۷) پاک اور ایماندار دل خدا کے نور کا محل ہے۔

(۲۰۸) وہ دل جو گنہگار ہے گنہگار کو تنہائی مین بہی آرام سے نہین رہنے دیتا۔

(۲۰۹) ممکن ہے کہ کوئی جرم حاکم وقت سے چہپ جائے اور مجرم کو اُسکی سزا نہ ملے مگر یہ بالکل غیر ممکن ہے کہ مجرم کا قلب اُس جرم سے واقف نہ ہو۔ مجرمونکے لئے اُنکا

یہ یقین ہے کہ اُنہوں نے جرم کا ارتکاب کیا ہے یہی سزا ہے گو وہ پکڑے بھی نہ جائین لیکن پکڑے جانیکا خوف تو ہر وقت اُنکے دلمین لگا رہیگا۔

(۲۱۰) اگر ہمارے خیالات اور افعال فاسد ہین تو تمام رات ہمکو پریشان رکھنے کیلئے وہی کافی ہین۔

(۲۱۱) نیکی کی لذتین نیکون ہی کیلئے مخصوص ہین۔

(۲۱۲) نیک شخص کی سچی مسرت کبھی چھن نہین سکتی۔

(۲۱۳) ہمکو چاہئے کہ ہر شب کو ہم اپنے تمام دن کے افعال وخیالات پر نظر ثانی کرین۔ اسطرحسے کہ آج ہمسے کیا کیا بُرائیان ہوئین۔ اور کس بُرے خیال کی روک ہم کرسکے۔ کن نفسانی خواہشون سے ہمنے پرہیز کیا۔ اور کوئی نیک کام بھی ہمسے آج کے دن سرزد ہوا یا نہین۔ اپنے افعال وخیالات کی جانچ اگر ہم اسطرح سے ہر شب کرلیا کرینگے اور اوسکے عادی بھی ہوجائینگے تو اسمین ذرا بھی شبہ نہین کہ کچھہ نہ کچھہ برائیان ہمسے ہر روز کم ہی ہوتے جائینگے۔

(۲۱۴) زندگی کے دن محدود ہین اور ایک ایک سانس عمر کے کمی کی خبر دینے لگتی ہے

(۲۱۵) نیکوکار کبھی مغموم اور بدکار کبھی مسرور نہین ہوتے۔

(۲۱۶) سچّی مسّرت اُسیوقت حاصل ہوگی جب انسان صبر واستقلال اور شکر کے

ساتھ اپنے تئین خدا کی مرضی کے حوالہ کر دے۔

(۲۱۷) انسان کی خوبی اور وقعت دولت اور جائداد مین نہین ہے بلکہ اسمین ہے کہ وہ نیکو کار ہے۔

(۲۱۸) نیک ہی شخص اپنے ابنائے جنس کو فائدہ پہونچا سکتا ہے۔

(۲۱۹) نوع انسان کو فائدہ پہونچانا انسانی فرض ہے بہتونکو نہین تو تہوڑونکو ہی سہی

(۲۲۰) خلوت مین بیٹھکر تصور کے ذریعہ سے خدائے پاک کو یاد کرنا ذکر الہی کا بہترین طریقہ ہے۔

(۲۲۱) جوانمرد وہ لوگ ہین جو اپنے احباب وعزیز اور اپنے اہل ملک کی خدمات بجا لاتے ہین۔

(۲۲۲) ہمکو کسی نہ کسی کام مین ہر وقت وہر حالات مین مشغول رہنا چاہیے جو شخص کام نہین کرتا۔ اُسکے لئے زندگی موت سے بدتر ہے۔

(۲۲۳) مال اور دولت کے نقصان پر غم نہ کہاؤ۔

(۲۲۴) خدائے پاک کا تصور تمام مصائب کا بہترین علاج ہے۔

(۲۲۵) دنیا مین جو ہو جائے سمجھہ لینا چاہیے کہ ہمارے حق مین اچھا ہوا۔ الخیر فی ما وقع

(۲۲۶) قضا وقدر مین تمھاری خواہش کے موافق ترمیم نہین ہوسکتی۔

(۲۲۷) جو سونا کہرا ہو گا اُسکو ہزار مرتبہ تاپا جائے پہر بہی کھرا ہی نکلیگا۔ اسیطرح سچی اور اصلی خوشی مصیبتونکی وجہہ سے زائل نہین ہوتی ہے بلکہ سخت تکالیف او مصائب اور بہی تسکین دہ ثابت ہوتی ہے۔

(۲۲۸) اس عظیم الشان کائنات کا پیدا کرنیوالا اور قادر مطلق وہی خدائے پاک ہے جو عظمت و جلال کے تمام صفات سے پورے طور پر موصوف ہے۔

(۲۲۹) جسم کے جس حصّہ سے کام لیا جاتا ہے وہی مضبوط ہوتا ہے۔

(۲۳۰) دولت کے نہ ملنے سے یہ نہ سمجہو کہ خدائے پاک تمسے ناراض ہے بلکہ یہہ سمجہو کہ اس مین بہی کوئی مصلحت ہے۔

(۲۳۱) دنیا مین بیماری کا پیدا ہونا اور مصائب کا پیش آنا معمولی روزمرہ ہونیوالے واقعات ہین جو ہو کر رہینگے۔

(۲۳۲) جب کوئی معیبت ہمپر نازل ہو تو اُسے خدا کے طرف سے سمجھہ کر اپنے حق مین اچھا ہی سمجہنا چاہئے۔

(۲۳۳) خدائے پاک بُرائی سے بہلائی پیدا کرتا ہے۔

(۲۳۴) خدائے پاک کو اپنی عطا کی ہوئی شئے پر ہر طرحکا اختیار حاصل ہے اگر کوئی عطا کی ہوئی چیز واپس لے لے تو اُسپر رنج نہ کرنا چاہئے کیونکہ جو چیزین ہمکو عطا کیگئی

ہین اور اُس شرط پر مشروط ہین۔ کہ جبوقت مناسب معلوم ہو واپس لے لی جائینگی۔

(۲۳۵) انسان کامل وہ ہے جو مصائب مین مبتلا ہونیکے بعد اطمینان و مسرت کا اظہار کرے اور اپنی قسمتونکے مالک خدائے پاک کا شکریہ ادا کرے۔

(۲۳۶) خوش اقبالی اور بداقبالی۔ تندرستی و بیماری۔ بدکاری یا نیکوکاری پر منحصر نہین ہین۔ بلکہ وہ خدائے پاک بلالحاظ اسکے کہ وہ نیکون کے لئے یا بدونکے لئے عموماً انسان پر بہ مصلحت مصیبت نازل کرتا رہتا ہے اور یہہ راز دہر ہے اس راز کو کسی نے ظاہر نہین کیا۔

شعر

حدیث مطرب و مے گو و راز دہر کم تر جو
کہ کس نکشود و نہ کشاید بہ حکمت این معمّا را

(۲۳۷) یاد رکھو کہ جب تک خدا کی مرضی نہ ہو کچھہ ہو نہین سکتا۔

(۲۳۸) ہمکو پوری محنت اور توجہہ کے ساتھہ کام کرنا چاہئے اور نتیجہ کو خدا کی مرضی پر چھوڑنا چاہئے۔

(۲۳۹) مصیبت کے وقت بہترین طریقہ یہہ ہے کہ اپنے تئین خدا کی مرضی پر چھوڑکر صبر و استقلال و خاموشی سے برداشت کرنا چاہئے۔

(۲۴۰) وہ انسان بڑا ہی خوش نصیب ہے جو اپنے تئین خدا کی مرضی پر چھوڑ دیتا ہے۔

(۲۴۱) گزشتہ مصائب کو یاد کرکے رویا کرنا یا آنیوالے مصائب کا خیال کرکے مبتلائے غم والم ہونا یہہ دونون باتین حماقت سے خالی نہین ہین۔

(۲۴۲) گزشتہ مصائب کا تعلق ہم سے جاتا رہا۔ جو ہوچکا اُسکا دفعیہ اب ممکن نہین ہی۔ آنے والے مصائب سے ابھی کوئی تعلق پیدا نہین ہوا۔ انکا دفعیہ اُسوقت ممکن ہے جب کہ وہ واقع ہونیکو ہون۔

(۲۴۳) طبیعت مین استقلال کا نہونا بڑی مصیبت ہے۔

(۲۴۴) خواہشین ہمکو ہر طرف سے گھیری ہوئی ہین۔ اور اسکا نتیجہ یہہ ہوتا ہے کہ بہت سی مکّاریان اور ناجائز امیدین ہمارے سینے مین جوش مارنے لگتی ہین اور ہمیشہ ہمکو متردد اور پریشان بنا رکھتی ہین۔ بعض وقت تنگ آکر ہمسے وہ باتین سرزد ہوتی ہین جو ایمان کے خلاف ہین۔

(۲۴۵) جب تک دل کی خراب حالت بدل نہ جائے تبدیل مقام سے آرام نہین ملتا۔

(۲۴۶) اس خیال سے کہ شاید مقام کے بدل دینے سے آرام ملے ہمکو اکثر سفر کرنے پر مجبور کیا جاتا ہے۔ مختلف قصبات اور شہرونمین ہم پھرتے رہتے ہین۔ مگر ان تمام

مقامات مین ہمارا وہی بدکار دل ہی تو ہمارے ساتھہ رہتا ہے۔کسی مقام سے
ہم خود نہین گھبراتے ۔وہی بدکار دل ہمکو گھبرا دیا کرتا ہے۔

(۲۴۷) صرف تبدیل مقام سے بدکار دل کو کچھہ فائدہ نہین پہونچ سکتا۔نیک دل بننے
کیلئے کوئی جگہہ یا مقام مقرر و معین نہین ہے ۔ہر مقام مین جہان چاہو کوشش و
اکتساب سے نیک دل بن سکتے ہین۔

(۲۴۸) کسی شہر کو جائے یا کہین رہئے جب تک دل کی بیماریان دفع نہ ہون سفر
دلچسپ نہین ہوسکتا۔

(۲۴۹) قلب کا اطمینان مصائب و تکالیف مین ہمکو امن مین رکھتا ہے۔

(۲۵۰) تمام مصائب و تکالیف کا مجرب علاج استقلال قلب ہے۔

(۲۵۱) انسان کامل وہ ہے کہ اگر اُس کیلئے دن عید رات شب برات بھی ہو تو
وہ مارے خوشی کے دیوانہ نہو جائے اور تمام عمر مین ایک گھنٹہ کا بھی اگر اُسے آرام
نہ ملے تاہم اُسکی زبان پر شکایت کا ایک حرف بھی نہ آئے

(۲۵۲) دنیا مین تعلقات جتنے کم ہون اُتنا ہی بہتر ہے۔

(۲۵۳) انسان کیسا ہی پکا ایماندار کیون نہو اُس سے لغزش ہو جانا غیر ممکن
نہین ہے۔

(۲۵۴) وہ شخص جو محض اتفاقات پر اپنا آرام منحصر کئے ہوئے ہے کبھی مطمئن نہین رہ سکتا۔

(۲۵۵) خوش اقبالی پر گھمنڈ نہ کرو۔ کیونکہ ہر چیز تغیر پذیر ہے۔

(۲۵۶) خدا کی مشیئت کا حکم اعلیٰ وادنیٰ امیر وغریب سب پر یکسان چلتا ہے۔

(۲۵۷) ہر شئے کا خاتمہ ایک روز ضرور ہوگا۔

(۲۵۸) کسی کام مین افراط اور تفریط دونون بُری ہین۔ اعتدال پسندیدہ ہے خیر الامور اوسطہا۔

(۲۵۹) اچھی باتون کیلئے ہمکو امیدوار اور بُرے وقت کیلئے تیار رہنا چاہیئے

(۲۶۰) ہمکو مقدر کے انقلابات پر مایوس نہ ہونا چاہیئے۔ کیونکہ خود ہم مین ہر وقت کوئی نہ کوئی تغیّر ہوتا ہی رھتا ہے۔

(۲۶۱) ہر تغیّر کا ہونا جو مقدر کردیا گیا ہے یقینی اور لازمی ہے۔ مگر بالکل غیر معلوم اسیطرح موت کا آنا یقینی ہے۔ لیکن کب آئیگی اور کھان آئیگی اُسکی مطلقاً خبر نہین ہے۔

(۲۶۲) انسان کے تمام معاملات مین بے ثباتی ہے۔

(۲۶۳) خدائے پاک ہماری مسرتون کو غم سے مبدّل کردیا کرتا ہے اور ایسے

وقت مین بلاؤن اور مصیبتونکو ہمپر نازل کر دیا کرتا ہے ۔ جب کہ مطلق انکا گمان بہی نہین ہوتا ہے ۔

(۲۶۴) دوست کو دشمن اور دشمن کو دوست بنا دینا خدائے پاک کے قبضہ قدرت مین ہے

(۲۶۵) خدائے پاک ہر روز ایک عجیب بات ظاہر کر دیا کرتا ہی ۔ سخت پرہیز کرنے والون اور مضبوط جثہ والونکو بیمار بنا دیتا ہے بے گناہونکو سزا دلواتا ہے ۔ انکو جو گوشہ نشینی اختیار کئے ہوئے ہین کسی نہ کسی جھگڑے مین مبتلا کر دیتا ہے ۔ اور کچھہ سمجھہ مین نہین آتا کہ یہہ کیون کیا جاتا ہے ۔ شاید ہم اسکو بہول نہ جائین ۔ اور غافل نہ ہون ۔ اور حقیقت مین پوچھو تو یہہ رموز دہر ہین ۔ انکا حل کرنا نہایت مشکل بلکہ قریب ناممکن کے ہے ۔

(۲۶۶) اس خیال پر کہ جو ہونا ہے وہ ہو کر رہیگا ۔ اگر ہم زندگی بسر کرین تو شاید اچھے رہین

(۲۶۷) کون جانتا ہے کہ کل کیا ہوگا ۔ آج عیش و عشرت و تندرستی کا زمانہ ہے ۔ کل ممکن ہے کہ حوادث زمانہ گہیرلین یا بیماریونمین مبتلا ہو جائین ۔

(۲۶۸) مصائب کو آسانی سے برداشت کرنیکا سلیس طریقہ یہی ہے کہ انکی وجہہ سے خیالات مین گہبراہٹ اور پریشانی پیدا نہ ہونے دین ۔

(۲۶۹) جن چیزونکو ہم اپنی سمجھتے ہین وہ درحقیقت عاریتاً چند روز کیلئے ہمکو دیگئی

ہین پس ایسی حالت مین ہمکو اُن چیزونکو واپس دینے مین عذر و افسوس نہ کرنا چاہئیے

(۲۷۰) ہمکو چاہئیے کہ دل کو مضبوط کرنے کی فکر کرین جب تک دل مضبوط نہ ہوگا اصلی اطمینان حاصل ہونا غیر ممکن ہے اور دل کے مضبوط ہو جانے کے بعد جو مصائب اور بلائین ہم پر آئینگی اُن سے نہ تو پھر ہم گھبرائینگے اور نہ پریشان ہونگے۔

(۲۷۱) تکلیف مین مبتلا ہو کر یا آگ مین جل کر یا تلوار سے قتل ہو کر یا مبتلائے مرض ہو کر یا درندونکا شکار بن کر یا پانی مین ڈوب کر اگر ہماری قسمت مین مرنا ہے تو یہ ٹل نہین سکتا۔ خدا کی مشیّت و مرضی پر ہمکو راضی رہنا چاہئیے۔ اور استقلال کے ساتھہ اُس کو برداشت کرنا سب سے بہتر علاج ہے۔

(۲۷۲) موت کے خوف سے اپنی زندگی کو پہلے سے تلخ کر لینا حماقت ہی خصوصاً جب کہ یہ معلوم ہو چکا ہی کہ موت ایک نہ ایکدن ضرور آئیگی اور وہ کسی کے ٹالے ٹل نہین سکتی۔

(۲۷۳) نفس پرستون کی زندگی نہایت ذلیل ہے اور عیش و عشرت کی کثرت نہایت مہلک ہے۔

(۲۷۴) شراب درحقیقت شرابیون کو پاگل و ذلیل بنا دیتی ہے۔ شراب سے ہر قسم کی برائیان اور بیماریان پیدا ہوتی ہین۔ شرابی گو فی نفسہ شریر نہ ہون مگر دوسرونکی نظر مین ضرور شریر معلوم ہوتے ہین۔

(۲۷۵) شراب کی وجہہ سے ہر وقت مخمور رہنا گویا ہر وقت پاگل و ذلیل بنا رہنا ہے۔
(۲۷۶) بے ادبونکو شراب اور بہی بے ادب و غیر مہذب اور ظالمونکو اور بہی سنگدل بنا دیتی ہے۔ جو لوگ تنگ مزاج ہین اُنکے حق مین نہایت غیر مفید ہے۔ اسوجہہ سے کہ اُنکی تنگ مزاجی اور بڑہ جاتی ہے۔ شراب پینے کے بعد اُنہین گالی گلوج اور گہونسا لات سے بہی عار نہین ہوتا۔
(۲۷۷) مے نوشی سے زبان مین لکنت دماغین چکر قدم مین لڑکھڑاہٹ پیدا ہوتی ہے۔ معدہ اور جگر دل و دماغ بگڑ جاتے ہین۔ سوء ہضمی اور دوسری مہلک بیماریان بہی پیدا ہوتی ہین۔
(۲۷۸) شہوت پرست اور عیاش نکو کار نہین ہوسکتے نہ اُن سے ملک کی خدمت اچھی طرح ادا ہوسکتی ہے۔ نہ بال بچون اور احباب و اعزا کی۔ کیونکہ عیاشون کا دل اُنکے قبضہ مین نہین رہتا ہے۔
(۲۷۹) بیجا خواہشین ہمیشہ انسان کو متفکر و پریشان رکہتی ہین۔
(۲۸۰) حرص کی وجہہ سے ہم تنگ مزاج ہوجاتے ہین۔ اور رذلیل رہتے ہین۔
(۲۸۱) پریشانیان ہوا و ہوس کے لئے ضروری و لازمی ہین۔
(۲۸۲) پاکدل کبہی جہوٹی تعریف و خوشامد سے خوش نہین ہوسکتا اور نہ جہوٹی شان

شوکت اُسپر خوشی کا کچھہ اثر ڈال سکتی ہے۔

(۲۸۳) اگر آئیندہ آنیوالے مصائب کا خوف ہم پیشتر ہی سے کیا کرین تو ہماری تکلیفون کی کچھہ حد وپایان نہ رہیگی۔ پیش از مرگ واویلا کرنا حماقت ہے اور اپنی زندگی کو وبال جان بناتا ہے۔

(۲۸۴) مصیبت کے آنے سے ہم کیون ڈرین۔ اسکا یقین کیسے ہوگیا کہ وہ مصیبت ہم پر آئے بغیر نہ رہیگی۔ کتنی مصیبتین ہین جنکی آنے کے خوف سے ہم پریشان ہورہے تھے نہین آئین۔ اور کتنی آئین اور بہ آسانی وسہولت ٹل گئین۔

ع

رسیدہ بود بلائے ولے بخیر گذشت

(۲۸۵) جب مصیبت آہی جائے تو اُسوقت استقلال کے ساتھہ اُسکی برداشت کرنی چاہئے۔ جب تک مصیبت نہ آئے کیون ہم خدائے پاک سے بہتری کی امید نہ رکھین۔

(۲۸۶) اکثر دیکھا گیا ہے کہ خودبخود کوئی بات ایسی ہوگئی کہ جس سے آنے والی مصیبت یا تو بالکل ٹل گئی یا چندے اُس سے نجات مل گئی۔

(۲۸۷) یہ باتین تجربہ مین آچکی ہین کہ بیسون آدمی آگ اور پانی مین گر کر بچ گئے۔ صدہا

چھتین گرین اور دیوارین نیچے آرہین۔ مگر کسی کے جسم پر چوٹ تک نہ لگی۔ جلاد تلوار اٹھا
ملگانے ہی کو تھا کہ جان بخشی کا حکم آگیا۔

(۲۸۸) مصیبت آنے سے پیشتر اسکا خیال کر کے رونا یا پریشان ہونا اور اپنی زندگی
کو تلخ کر لینا بالکل بیجا اور دور از عقل سلیم ہے۔

(۲۸۹) جو بلائین اور مصیبتین شاید آج سے بیس برس بعد نازل ہونیوالی ہین ان کا
تصور ابھی سے کر کے اپنی خوشیونکا خون کرنا حماقت ہے۔

(۲۹۰) دل و دماغ اور معدہ و جگر جب یہہ چارون خراب ہو جاتے ہین تو ذرا سی
مصیبت کی بھی برداشت نہین ہو سکتی۔

(۲۹۱) انسان کو اپنی قسمت پر شاکر رہنا چاہئیے۔

(۲۹۲) سچ تو یہ ہے کہ موت خدا کی نعمت ہے یہی موت غلامونکو غلامی سے نجات
دلاتی ہے۔ قیدیونکو قیدخانہ سے رہائی دلاتی ہے۔ اور دنیا کے مصائب و تکلیفات
کے زہر کو بے اثر کر دیتی ہے بے سمجھہ اور نافہم اور ناواقف موت سے ڈرتے ہین۔
درحقیقت موت سے بڑھ کر کوئی چیز مصیبتونکے زہر کی تریاق نہین ہے۔

(۲۹۳) پرہیزگاری کی حالت سب سے بہتر و افضل ہے۔

(۲۹۴) انسان کامل کے اقوال اور اُسکے افعال یکسان ہوتے ہین۔

(۲۹۵) جو انسان کفایت شعار نہین ہوتا وہ ہمیشہ قرضدار اور ذلیل رہتا ہے۔

(۲۹۶) مستقل مزاج انسان قابل تعریف ہوتا ہے اور تمام مصائب مین ثابت قدم رہتا ہے

(۲۹۷) اولوالعزم اور غیور لوگ کسی سے نہ تو کچھہ مانگتے ہین نہ کچھہ غرض رکھتے ہین۔

(۲۹۸) استقلال کا نہ ہونا مصیبت ہے۔

(۲۹۹) ہماری مسرتین اور پریشانیان سچ پوچھو تو ہمارے ہی افعال اور خیالات سے وابستہ ہین

(۳۰۰) نیکی سب پر غالب رہتی ہے۔

(۳۰۱) عقلمند وہی ہے جو نہ تو موت کا ہر وقت منتظر رہے نہ زندگی کی مصیبت سے تنگ آکر اسکی آرزو کرے۔ صبر کے ساتھہ ایک کو برداشت اور دوسرے کا انتظار کرے

(۳۰۲) زندگی مین تغیرات ہوتے رہتے ہین مگر سب مین ثابت قدم رہنا دانشمندون اور جوانمردون کا کام ہے۔

(۳۰۳) لطف زندگی کا دارومدار زیادہ تر عمدہ صحت پر ہے۔

(۳۰۴) اگر ہم آپس مین ایک دوسرے کو فائدہ نہ پہونچا سکین تو نقصان پہونچانیکی فکر کرنا سخت کمینہ پن اور بیہودگی ہے۔

(۳۰۵) تمام انسان ایک ہی جوہر سے پیدا ہوئے ہین اور ہم سب ایک ہی قسم کے جوہر سے بنائے گئے ہین اور ہم ایک دوسرے کے اعضا ہین ہمارے پیدا

ئی جانیکا منشا ایک ہی ہے۔ لہذا ہمپر فرض ہے کہ اورون سے محبّت سے پیش آئین اور ہمدردی کرین۔

شعر

بنی آدم اعضاے یکدیگر اند

کہ در آفرینش زیک جوہر اند

(۳۰۶) بدچلن لوگونسے احتراز کرو۔

(۳۰۷) ایسے مقامات سے دور رہو جہان تہمت لگ جانیکا خوف ہو۔

(۳۰۸) ایک دوسرے کا مال خورد و برد نہ کرو۔

(۳۰۹) گہرونمین اُنکے پچہواڑے کے طرف سے نہ آؤ بلکہ اُنکے دروازون سے ہوکر آؤ۔

(۳۱۰) اگر تم مزاج کے اکھڑ اور سنگدل ہوگئے تو لوگ تمہارے پاس سے تتر بتر ہوجاینگے۔

(۳۱۱) معاملات صلح و جنگ مین لوگونسے مشورہ کرلیا کرو۔

(۳۱۲) امانت رکہنے والونکی امانتین جب وہ مانگین اُنکے حوالہ کردیا کرو۔

(۳۱۳) جب لوگونکے باہمی جہگڑے فیصل کرنے لگو تو انصاف کے ساتہہ فیصلہ کرو

(۳۱۴) جب تمکو کسی طرحپر سلام کیا جائے تو تم اُسکے جواب مین اُس سے بہتر طور پر سلام کرو۔

(۳۱۵) اپنے عہدون اقرارون اور وعدون کو پورا کرو۔

(۳۱۶) نیکی اور پرہیزگاری کے کامون مین ایک دوسرکیے مددگار ہوجایا کرو۔ اور گناہ اور زیادتی کے کامونمین ایک دوسرکیے مددگار نہ ہو۔

(۳۱۷) خداواسطے انصاف کے ساتھہ گواہی دینے کو آمادہ رہو اور لوگونکی عداوت تمکو کہین اس جرم کے ارتکاب کے باعث نہ ہو کہ معاملات مین انصاف کرو کہ انصاف شیوۂ پرہیزگاری ہے۔

(۳۱۸) بہت باتین کرید کرید نہ پوچھا کرو کہ اگر تم پر ظاہر کردے جائین تو تم کو بری لگین یا بیان کرنے مین کہنے والے کو عذر ہو۔

(۳۱۹) ظاہری گناہ اور پوشیدہ گناہ سب سے کنارہ کش رہو۔

(۳۲۰) مان باپ کے ساتھہ سلوک کرتے رہو۔

(۳۲۱) مفلسی کے ڈر سے اپنے بچونکو قتل نہ کرو۔

(۳۲۲) بے حیائی کی باتین جو ظاہر ہون اور جو پوشیدہ ہون اُنمین سے کسی کے پاس بہی نہ پہٹکنا۔

(۳۲۳) یتیم کے مال کے پاس بہی نہ جانا۔ مگر ایسے طور پر کہ اُس یتیم کے حق میں بہتر ہو
(۳۲۴) انصاف کے ساتہہ پوری پوری بات کرو۔ اور پوری پوری تول۔
(۳۲۵) گواہی دینی ہو یا فیصلہ کرنا پڑے جب بات کہو تو گو قرابت مند ہی کیون نہ ہو انصاف کا پاس رکہو۔
(۳۲۶) انتظام ملک کے درست ہوئے پیچہے اسمین فساد نہ پہیلاؤ۔
(۳۲۷) درگذر کا شیوہ اختیار کرو۔
(۳۲۸) لوگونسے نیک کام کرنے کو کہو۔
(۳۲۹) جاہلونسے کنارہ کش رہو۔
(۳۳۰) اپنا باہمی معاملہ ٹہیک رکہو۔
(۳۳۱) خدا کے غضب سے ڈرو اور سچ بولنے والونکے ساتہہ رہو۔
(۳۳۲) جب تم لوگ آپس مین قول و قرار کر لو تو انکو پورا کیا کرو اور قسمون کو اُنکے پکا کئے پیچہے نہ توڑو۔
(۳۳۳) والدین کے ساتہہ حسن سلوک سے پیش آنا اگر والدین مین کا ایک یا دونون تمہارے سامنے بڑہاپے کو پہونچین تو اُنکے آگے ہون بہی نہ کرنا اور نہ انکو جہڑکنا اور اُنسے کچہہ کہنا سننا ہو تو ادب کے ساتہہ کہنا اور محبت سے خاکساری کا پہلو

اُنکے آگے جہکائے رکھنا۔

(۳۳۴) رشتہ دار اور غریب اور مسافر ہر ایک کو اُسکا حق پہونچاتے رہو۔

(۳۳۵) دولت کو بیجا مت اُڑاؤ۔

(۳۳۶) اپنا ہاتھہ نہ تو اتنا سکیڑو کہ گویا گردن بندہا ہے اور نہ بالکل اُسکو پہیلا ہی دو ایسا کروگے تو تم ایسے بیٹہے رہ جاؤگے کہ لوگ تمکو ملامت بہی کرینگے اور تم تہیدست بہی ہوؤگے۔

(۳۳۷) زنا کے پاس ہوکر بہی نہ پھٹکنا۔ کیونکہ وہ نری بے حیائی ہے۔

(۳۳۸) جب ماپ کرو تو پیمانہ کو پورا بہر دیا کرو۔ اور تولکر دینا ہو تو ڈنڈی سیدہی رکھہ کر تولا کرو۔

(۳۳۹) جس بات کا یقینی علم تمکو نہ ہو اٹکل پچو اس کے پیچہے نہ ہو لیا کرو۔

(۳۴۰) زمین پر اکڑکر نہ چلا کرو کیونکہ اس دہما کے ساتہہ چلنے سے نہ تو زمین کو تم پہاڑدوگے اور نہ تن کر چلنے سے پہاڑونکی لمبائی کو پہونچ جاؤگے۔

(۳۴۱) اپنی مراد کو وہی لوگ پہونچتے ہین جو نکمی باتون کی طرف رخ نہین کرتے اور جو خیرات دیا کرتے ہین اور جو زنا نہین کرتے اور جو اپنے امانتون اور اپنے عہد کا پاس ملحوظ رکھتے ہین۔

(۳۴۲) وہ لوگ بہت ہی خراب ہین جو یہہ چاہتے ہین کہ لچّی باتو نکا چرچا ہو۔

(۳۴۳) اپنے گھرونکے سوا دوسرے گھرونمین گھر والونسے پوچھے بغیر اور اُن سے سلام کئے بدون نہ جایا کرو۔

(۳۴۴) اگر تمکو معلوم ہو کہ گھرمین کوئی آدمی موجود نہین تو جب تک تمہین اجازت نہ ہو انمین نہ جاؤ اور اگر گھرمین کوئی ہو اور تمسے کہا جائے کہ اسوقت موقع نہین ہے لوٹ جاؤ تو بلا تامل لوٹ آؤ۔ یہہ تمھارے لئے زیادہ صفائی کی بات ہے۔

(۳۴۵) غیر آباد مکان جسمین تمہارا اسباب ہو انمین بے اجازت چلے جاؤ تو حرج نہین

(۳۴۶) راستہ چلنے مین اپنی نظرین نیچی رکھو۔ اِدھر اُدھر دیکھتے نہ چلو۔

(۳۴۷) تمھارے نوکر چاکر اور تم مین سے جو حد بلوغ کو نہین پہونچے تین وقتونمین تمھارے پاس آنے کی تمسے اجازت لے لیا کرین۔ ایک تو صبح کے وقت۔ دوسرے جب تم دوپہر کو سونے کے لئے معمول کے مطابق کپڑے اتار دیا کرتے ہو اور تیسرے رات کو سونیکے وقت۔ یہ تین وقت تمہارے پردہ کے وقت ہین۔

(۳۴۸) جب تمھارے لڑکے حد بلوغ کو پہونچین تو جسطرح اُنسے اگلے بڑے عمر والے گھرمین آنے کیلئے اجازت مانگا کرتے ہین اُنکو بھی اجازت مانگنی چاہئے۔

(۳۴۹) اچھے لوگ تو وہ ہین جو زمین پر فروتنی کے ساتھ چلین۔ اور جب جاہل

اُنسے جہالت کی باتین کرنے لگین تو اُنکو سلام کرکے الگ ہو جائین - اور وہ لوگ جو خرچ کرنے لگین تو نہ فضول خرچی کرین اور نہ بہت تنگی کرین - بلکہ اُنکا خرچ افراط اور تفریط کے درمیان بیچ کی راس کا ہو اور وہ جہوٹی گواہی نہ دین - اور جو اتفاقاً بیہودہ مشغلون کے پاس ہوکر گذرین تو وضعداری کے ساتہہ گذر جائین -

(۳۵۰) لوگونکو اچہے کامونکے کرنے کی نصیحت کیا کرو اور برے کامونسے منع کیا کرو

(۳۵۱) تم پر جیسی پڑے جہیل لو - صبر کرنا بڑی ہمت کا کام ہے -

(۳۵۲) لوگونسے بے رخی نہ کیا کرو -

(۳۵۳) زمین پر اترا کر نہ چلو - اترانے والے شیخی والیکو کوئی اچھا نہین سمجھتا -

(۳۵۴) رفتار مین میانہ روی اختیار کرو -

(۳۵۵) کسی سے بات کرو تو آہستہ بات کرو -

(۳۵۶) نہ مرد مردون پر ہنسین نہ عورت عورتون پر ہنسین - عجب نہین کہ جن پر ہنستے ہین وہ اُن سے بہتر ہون -

(۳۵۷) ایک دوسرے کا نام نہ دہرو -

(۳۵۸) لوگونکی نسبت بہت شک کرنے سے بچتے رہو -

(۳۵۹) آپس مین ایک دوسرے کی ٹٹول مین نہ رہا کرو -

(۳۶۰) آپس مین ایک کو ایک پیٹھ پیچھے بُرا نہ کہو

(۳۶۱) جب تم ایک دوسرے کے کان مین بات کرو تو گناہ کی اور لوگون پر زیادتی کرنیکی باتین نہ کیا کرو۔

(۳۶۲) کانا پہوسی تو بس ایک شیطانی حرکت ہے۔

(۳۶۳) جب تمسے کہا جائے کہ مجلس مین کہل کر بیٹہو تو کُہل کر بیٹہا کرو۔

(۳۶۴) جب تم سے کہا جائے کہ اپنی جگہہ سے اُٹھ کہڑے ہو اور دوسری جگہہ جا بیٹہو تو اُٹہہ کہڑے ہو (اور دوسری جگہ جا بیٹہو)۔

(۳۶۵) یتیم پر کسیطرح کا ظلم نکرنا۔ اور نہ سائل کو جھڑکنا۔

(۳۶۶) صلح کا شیوہ اختیار کرو کہ صلح بہترین چیز ہے۔

(۳۶۷) اگر تم پر کوئی زیادتی کرے تو جیسی زیادتی تم پر اُس نے کی ایسی ہی زیادتی تم بہی اُس پر کرو۔ لیکن صبر کر جاؤ تو بہت اچھا ہے۔

(۳۶۸) آپس مین جھگڑا نہ کرو کہ آپس مین جھگڑا کرنے سے تم ہمت ہار دوگے۔ اور تمھاری ہوا اُکھڑ جائیگی۔

(۳۶۹) نیکی اور بدی برابر نہین ہوسکتی۔ برائی کا دفعیہ ایسے برتاؤ سے کرو کہ وہ دیکھنے والون کی نظرون مین بہت ہی اچھا ہو۔ اگر ایسا کروگے تو تم دیکھ لوگے کہ تم مین اور

کسی شخص مین عداوت تھی تو اب ایکدم سے گویا وہ تمھارا دلسوز دوست ہے۔

(۳۷۰) جو لوگ بڑے بڑے گناہون اور بے حیائی کی باتون سے کنارہ کش رہتے ہین۔ اور جب انکو غصہ آتا ہے تو لوگونکی خطاؤن سے درگذر کرتے ہین۔ اور اُنکے سب کام آپس کے مشورہ سے ہوتے ہین۔ اور جب اون پر بیجا زیادتی ہوتی ہے تو واجبی بدلہ لیتے ہین۔ یا صبر کرتے ہین تو ایسے لوگ دونون جہان مین خوش رہتے ہین

(۳۷۱) بُرائی کا بدلہ ہے ویسی ہی بُرائی۔ اُسپر بھی جو معاف کردے اور صلح کرلے تو اس جوانمرد کا کیا کھنا۔

(۳۷۲) الزام تو اُن ہی لوگون پر ہے جو لوگون پر ظلم کرتے اور ناحق ملک مین لوگون پر زیادتی کرتے ہین۔

(۳۷۳) ہر وہ شخص جو لوگونکی عیب چینی کرتا ہے اور اُن پر آوازے کستا رہتا ہے۔ ہمیشہ ذلیل اور خرابی مین رھتا ہے۔

(۳۷۴) مجلسونمین ناشائستہ حرکتون کے مرتکب نہ ہو جو عام طور پر بُری سمجھی جاتی ہین

(۳۷۵) جب گھرونمین جانے لگو تو گھر والون پر سلام کرلیا کرو۔

(۳۷۶) اپنے کپڑون کو خوب پاک صاف اور نجاست سے دور رکھو۔

(۳۷۷) کسی مذہب کے لوگونکو بُرا نہ کہو نہ اُنکو حقارت آمیز الفاظ سے یاد کرو۔

(۳۷۸) آئندہ کا حال اور نوشتۂ تقدیر نہین معلوم ہے اسلئے اپنی تدبیر سے
غافل نہ ہو اور کوشش کرتے چلے جاؤ۔

(۳۷۹) مردانگی کا مقتضا یہی ہی کہ ناکامی پر ناکامی اُٹھائے مگر ہمت نہ ہارے اور
کوشش سے نہ رُکے۔

(۳۸۰) بزرگون کے سامنے چلّا کر نہ بولو۔

(۳۸۱) مجلس مین کسی کے طرف پیٹھہ کرکے نہ بیٹھو۔

(۳۸۲) بلا اجازت کسی کے بات مین دخل نہ دو اور بلا پوچھے کسی کو مشورہ نہ دو۔

(۳۸۳) بہت زیادہ نہ ہنسو کہ زیادہ ہنسنے سے دل پژمردہ ہو جاتا ہے۔

(۳۸۴) کسی کی خوشی کی مجلس مین غم کا ذکر نہ کرو۔

(۳۸۵) ماتم کی مجلس مین خوشی کا ذکر نہ کرو اور نہ ہنسو۔

(۳۸۶) مہمان کے سامنے نوکرون پر زیادہ غصہ نہ کرو۔

(۳۸۷) نوکرونکے روبرو اپنی بی بی پر غضبناک نہ ہو نہ اُسکی حقارت کرو۔

(۳۸۸) مردونکی مجلس مین عورتونکا ذکر نہ کرو۔

(۳۸۹) بوڑہون کی عزت کرو اور چہوٹون پر شفقت کرو۔

(۳۹۰) ہر شخص کی عزت اُس کے مرتبہ کے موافق کرو۔

(۳۹۱) کہیل مین اتنا منہمک نہ ہو جو ضروری کام کا ہرج ہو۔

(۳۹۲) بی بی سے زیادہ مفارقت اختیار نہ کرو اور اولاد سے بے پروا نہ ہو۔

(۳۹۳) بازاری خلقت پر اعتبار نہ کرو۔

(۳۹۴) چار چیز چار چیز سے سیر نہین ہوتین (۱) زمین پانی سے (۲) کان سننے سے (۳) آنکہہ دیکہنے سے (۴) طالب علم علم سے۔

(۳۹۵) تم سے کوئی تمہارا دشمن بہی مشورہ کرے تو اپنی دانست مین اُسکو صحیح مشورہ دو

(۳۹۶) اور اگر صحیح مشورہ دینا منظور نہ ہو تو سکوت اختیار کرو ورمشورہ ہی مت دو مگر ایسا نہ کرو کہ کوئی تم پر اعتبار کرے اور تم غلط مشورہ دیکر اُسکو تباہی مین ڈالو۔

(۳۹۷) زبان سے وہی کہو جو تمہارے دلمین ہو۔ ورنہ چپ رہو۔

(۳۹۸) خراب بات بولنے سے چپ رہنا بہتر ہے۔ اچھی بات بولنا سکوت سے بہتر ہے۔

(۳۹۹) خراب ساتھی سے تنہائی اور اچھا ساتھی تنہائی سے بہتر ہے۔

(۴۰۰) ظالم کو ظلم سے روکنا اُسکی خیر خواہی کرنی ہے۔

(۴۰۱) دو شخصونمین آپسمین دشمنی ہے اور دونون سے تمہاری ملاقات ہے تو تم اُن دونون کے ساتہہ اسطرح رہو کہ اگر وہ دونون مصالحت کرکے دوست بنجائین تو تمکو

خفت نہ اٹھانی پڑے۔

(۴۰۲) نوکروں سے زیادہ مشقت کا کام نہ لو جو اُنکی طاقت سے باہر ہو۔

(۴۰۳) نوکروں کو اپنے سے گستاخ نہ کرو۔

(۴۰۴) دوست تین ہین۔ اپنا دوست۔ دوست کا دوست۔ اور دشمن کا دشمن۔

(۴۰۵) دشمن تین ہین۔ اپنا دشمن۔ دوست کا دشمن۔ اور دشمن کا دوست۔

(۴۰۶) دوست تین طرحکے ہوتے ہین۔ ایک تو زبانی دوست سو زبانی دوست کیساتھہ تم بھی زبانی دوست بنے رہو۔ دوسری روٹی کا دوست اسکو روٹی دیکر نکال باہر کرو۔ تیسرے جانی دوست۔ اور یہ نایاب ہے اور اسکی واسطے وقت پڑے تو جان بھی قربان کر دینا کم ہے

(۴۰۷) فاسق اور بدکار کی بات کا اعتبار نہ کرو۔

(۴۰۸)

۵

مرتے کو مارنا بے دردی ہے

ہے بہت دور جوانمردی سے

حوصلہ کا ہے یہی وقت کہ آج

ہے عدو اپنی مدد کا محتاج

(۴۰۹) کسی کی ملاقات کو جاؤ تو نہ اتنا دیر تک جمے بیٹھے رہو جو صاحب خانہ کو بُرا معلوم ہو۔ اور اس کے کام مین ہرج ہو۔ اور نہ اتنا جلد اٹھو جو راہ کا ناپنا ٹھیرے۔

(۴۱۰) مجلس مین سوچ کر بات کرو تاکسی کو بُرا نہ معلوم ہو۔ مثلاً کسی مجلس مین کالنے یا کنڑے کی بُرائی نہ کرو۔ ممکن ہے کہ اس مین کوئی کانا کنڑا جا بیٹھا ہو تو اُسکو ناگوار گذریگا

(۴۱۱) مجلس مین کوئی شخص خلاف واقعہ بیان کرے تو بلا ضرورت تکذیب نہین کرنی چاہئے۔

(۴۱۲) وہ انسان جسکے افعال اور اقوال یکسان ہین قابل صحبت ہے۔

(۴۱۳) تمام خوشیون سے زیادہ پُر اطمینان ایسے دوست کی دوستی کی خوشی ہی جو محبت مین سچّا اور پکّا ہے۔

(۴۱۴) مصائب مین سچّے دوستونکی ہمدردی سے اطمینان حاصل ہو سکتا ہے۔

(۴۱۵) سچّا دوست کا ملنا بہت مشکل ہے۔

(۴۱۶) وہی شخص دوست بنانے کے قابل ہے جو نکوکار اور عقلمند ہے۔

(۴۱۷) دوستی مین تکلف نہ ہونا چاہئے۔

(۴۱۸) دوستی مین اس امر کی سب سے بڑھ کر احتیاط چاہئے کہ اُسکی بنیاد صرف محبّت پر ہو۔

(۴۱۹) وقت کی پابندی سے بہت فائدہ اور مسرت حاصل ہوتی ہے۔

(۴۲۰) وقت کو ضایع مت کرو۔

ع

گیا وقت پھر ہاتھہ آتا نہین

(۴۲۱) وقت کے سوا ہم کسی شئے کو اپنی نہین کہہ سکتے۔

(۴۲۲) دوستونکی صحبت اور اپنے کام کاج مین وقت ذرا بھی معلوم نہین ہوتا۔

(۴۲۳) وہ شخص ہمیشہ مسرور رھیگا جو اپنے لئے اپنا شغل آپ تجویز کرے۔

(۴۲۴) عمدہ ترین شغل یہ ہے کہ خدا کی یاد اور اوسکی معرفت پر غور کیا کرین۔

(۴۲۵) یہ بھی عمدہ شغل ہے کہ ابناے جنس کی خدمت کے لئے جو باتین اپنے تجربہ سے مفید پائین اونکو تالیف و تصنیف کرکے شایع کیا کرین۔

(۴۲۶) اچھی کتابونکا پڑھتے رہنا بھی عمدہ شغل ہے۔

(۴۲۷) ایسا کام کرنا جس سے عامہ خلائق کو فائدہ پہونچے عمدہ مشغلہ ہے۔

(۴۲۸) خیالات کی آزادی جسطرح ممکن ہو حاصل کرنا چاہئے۔

(۴۲۹) گوشہ نشینی سے اپنے ابناے جنس کی خدمت کرنی بدرجہا بہتر ہے۔

(۴۳۰) موت کا خوف اگر دل سے نکل جائے تو پھر کسی مصیبت مین پریشانی نہین

معلوم ہوگی۔

(۴۳۱) موت سے ہمارے دلون مین اس وجہہ سے خوف پیدا ہوگیا ہے کہ مرنے کے بعد خدا جانے ہمارے ساتھہ کیسا برتاؤ ہوگا۔ ہم کھان جائینگے ہمارے اوپر کیسی گذریگی اور کیا ہوگا۔ اور جو بات سمجھہ مین نہین آتی اُسکے متعلق خیالات متوحش اور پریشان قائم ہوجانے کے بعد دلمین ایک قسم کی گھبراہٹ اور وحشت پیدا ہوجاتی ہے۔ یہی وجہہ ہے کہ موت کی طرف سے ہمارے دلونمین اسقدر خوف سمایا گیا ہی اور سچ پوچھو تو موت مین کوئی بُرائی نہین ہے موت کے بعد ترقی اور امن ہے۔

(۴۳۲) موت کے خیال سے ہم کو کبھی پریشان نہ ہونا چاہئے مرینگے تو ضرور۔ اس مین ذرا بھی شک نہین۔ مگر کب اور کسوقت اور کہان مرینگے۔ اسکے معلوم کرنے کی کوئی ضرورت نہین ہے۔ اور جب پیدا ہولئے اور زندہ رہنے کا نتیجہ موت ہی ہے تو زندگی کے تمام ناقابل برداشت مصائب وتکلیفات کا موت سے بہتر علاج دنیامین نہین ہے۔

(۴۳۳) موت کا جسکو خوف نہین اوسے اور کوئی خوف پریشان نہین کرسکتا۔

(۴۳۴) موت کا استقبال اور خوشی سے اسکا خیر مقدم کہنے کیلئے جو شخص تیار ہے اُسے پہر اور کوئی خوف پریشان نہین کرسکتا۔

(۴۳۵) جودن گذرتا ہے ہمکواس موجودہ حالت سے دور کرکے موت سے نزدیک کردیتا ہے۔جسقدر ہم بڑے ہوتے جاتے ہین زندگی اتنی ہی کم ہوجاتی ہے۔ہر گذرجانیوالی ساعت زندگی کے حصہ کو کم کردیتی ہے۔

(۴۳۶) موت سے جہان انسان ڈرا پھر ہمیشہ ڈرتا ہی رہیگا۔نہ ڈرنے کی سب سے اچھی سبیل یہ ہے کہ ہروقت موت کو یادرکھے جس سے بچنا غیر ممکن ہے۔

(۴۳۷) موت زندگی کیلئے لازمی ہے۔موت سے ڈرنا کیا جسکا ہونا یقین ہے ڈروہان معلوم ہوتا ہے جہان کچھ شک ہو۔جہان شک نہین وہان خوف کیا۔

(۴۳۸) مرنا قانون قدرت کے موافق ہے۔قانون قدرت ہماری مرضی کی پیروی نہین کرتا بلکہ قانون قدرت کی ہمکو پیروی کرنی چاہئے۔مرینگے تو ضرور۔دیدین یا لدین

(۴۳۹) موت کے آنے سے پہلے ہمکو لازم ہے کہ تمام ضروری کامون سے فارغ ہوکر بارگاہ الٰہی مین یہ دعا کرین کہ باایمان موت نصیب ہو۔

(۴۴۰) خوشی سے جان نہ دینا سمجھدار آدمی کا کام نہین ہے۔دنیا مین روتے ہوئے آنا اور اسیطرح روتے ہوئے یہان سے جانا عقلمندی کا فعل نہین ہے خوشی سے ہنستے ہوئے مرنا دانشمندی ہے۔

(۴۴۱) جسم روح کا غلاف ہے۔موت اس روح کو جسم کے غلاف سے علیحدہ کردیتی ہے

اور اُسوقت خداے پاک قادر المطلق کے تمام راز ہم پر ظاہر اور عیان ہوجاتے ہین - یہہ تاریکی اور جہالت جو ہمارے درمیان مین حائل ہے - دور ہوجاتی ہے اور یہہ روح اُس نور وحدت کی پاک ضو سے جسکا سایہ نہین پڑتا منور ہوجاتی ہے - خداے پاک کے نور پاک کی روشنی چارون طرف سے روح کو محاصرہ کر لیتی ہے - روح اس دنیا اور تمام کائنات کے دن رات کے کیفیتون کا تماشا دیکھتی ہے -

(۴۴۲) موت کے بعد آئندہ زندگی کا آغاز ہوتا ہے - موت ہماری موجودہ زندگی کا خاتمہ نہین ہے -

(۴۴۳) موت کے طرف سے ہمکو اُسی وقت اطمینان ہوگا کہ جب اُسے ہم منجانب اللہ سمجھین - اور اس بات کا یقین کر لین کہ اُسکا آنا برحق ہے -

(۴۴۴) ہماری یہ فنا ہوجانے والی زندگی اُس زندگی کی تمہید ہے جو موت کے بعد آئندہ شروع ہوکر ہمیشہ رہیگی - موت کے بعد کی زندگی بالکل نئی ہوگی اور اُسکے لطف اور مزہ نرلے ہونگے اُس خداے پاک کا دیدار نصیب ہوگا جو تمام نعمتون مین اعلیٰ ترین نعمت ہے - اور تمام نیکوکارونکا مقصد یہی ہے - کہ خداے پاک کا دیدار حاصل ہووے پس جب خداے پاک کا دیدار حاصل کرنا مقصد ہی تو مرنے سے خوف و پریشانی کیون

(۵۴۴) جسوقت اللہ کے ملنے کی امید ہو تو اُسوقت کے لئے بخوشی تیار رہنا چاہئے اور وہ وقت موت کے بعد نصیب ہوتا ہے۔ جسکو خدائے پاک نے ٹھیرادیا ہے۔ وہ ضرور آنے والا۔

(۵۴۶) یہ امر یقینی ہے کہ مرنے کے بعد روح باقی رہتی ہے۔ اور صرف جسم فنا ہو جاتا ہے۔ اس دنیا کا آخری دن روح کے لئے آئندہ زندگی کا روز اول ہوگا مرنے کے سوا وہان پہونچنے کا اور کوئی طریقہ ہی نہین ہے۔ لوگ عقبیٰ کو خوفناک مقام جانتے ہین۔ مگر حقیقت مین وہ امن کی جگہہ ہے ایسے مقام مین جانے سے جہان امن ہو خوف کرنا حماقت ہے۔

(۵۴۷) نزع کی تکلیفونکو دیکھکر ہر شخص کو اطمینان ہو جاتا ہے کہ مرنے والے کی تکلیفونکا عنقریب خاتمہ ہونیوالا ہے۔ اور بہت ہی تھوڑے عرصہ مین تمام مصائب اور پریشانیون سے وہ چھوٹ کر آزاد ہو جائیگا۔

(۵۴۸) احباب اور اعزہ کی وفات کا غم حد سے زیادہ کرنا نامناسب ہے۔

(۵۴۹) اپنے دوست یا عزیز کی موت کا غم کرنا ایک حد تک فطرت مین داخل ہے۔ اس دنیا سے جدا ہونے والے دوست یا عزیز کے رنج مین چشم پر آب رہنا۔ اُسکی یاد مین آنسو کا گرانا اور سینے سے پار نکل جانیوالی آہون کو باہر نکال دینا

ہی بہتر ہے۔ مگر ساتھہ ہی اسکے یہ ضرور نازیبا ہے کہ انکی موت کا غم حد سے زیادہ کیا جائے۔ ہر وقت چلا چلا کر رونا۔ ماتم کی مجلس قائم کرکے شور مچانا یہہ نمائشی طریقہ ہین۔ جو لوگ تنہائی مین نہین بلکہ اورون کی موجودگی مین غم کا اظہار کرتے ہین انکا اصلی مطلب یہہ ہے کہ لوگونکو معلوم ہوجائے کہ وہ مرحوم کے کسقدر غمخوار ہین۔ یاد رکہو کہ زمانۂ آخر اس غم و رنج کو خود مٹا دیتا ہے۔ اس سے تو بہتر یہ ہے کہ آہستہ آہستہ خود ہی ہم انکو مٹا دین۔ چلا چلا کر رولے اور حد سے زیادہ غم کرنے سے اگر موت اُس انسان کو واپس دیدے جسکو اُس نے ہمسے چھین لیا ہے تو ایسے بیحد رنج و غم کرنے سے ضرور فائدہ ہے۔ مگر جب ایسی کوئی امید نہین ہے تو حد سے زیادہ غم و رنج کرنا محض بیفائدہ ہے۔

(۴۵۰) مُردونکا غم کرتے کرتے ممکن ہے کہ ہم بہی اُنہین جاملین۔ مگر یہہ کسی طرح ممکن نہین کہ اس غم کے ذریعہ سے وہ ہمارے پاس لوٹ کر آجائین۔

(۴۵۱) دوست و عزیز کا جدا ہوجانا ہمسے ممکن ہے۔ مگر اُسکی دوستی یا محبّت کا لطف ہمسے علحدہ نہین ہوسکتا۔

(۴۵۲) دنیا مین درمیانی زندگی عجیب نعمت ہے۔ متوسط حالت کی زندگی پسندیدہ ہے۔

(۴۵۳) نمائشی کام نہ کرو۔ ظاہر داری کے باتوں سے ہر انسان کو احتراز لازم ہے

(۴۵۴) خدا محنتی کو سب کچھہ دیتا ہے۔

(۴۵۵) خدا کی تلاش مین بہٹکتے پھرنے کی کوئی ضرورت نہین۔ دیکھنے کی نظر سے دیکھو۔ خدا شہرگ سے زیادہ قریب ملیگا۔

(۴۵۶) نیکی ایک ایسا جوہر ہے جس پر زنگ نہین آتا۔

(۴۵۷) کسی کے ساتھہ نیکی کر کے جتانا کمینہ پن ہے۔

(۴۵۸) جب تک اپنے تئین تم خود وقعت سے نہ دیکھوگے دوسرے لوگ بہی تمھاری وقعت نہین کر سکتے۔

(۴۵۹) کہنے والے کو نہ دیکھو یہ دیکھو کہ کہا کیا ہے۔

(۴۶۰) کم گوئی انسان کو بہاری بہر کم رکہتی ہے۔

(۴۶۱) سُست بیٹھے رہنے سے کہین بہتر ہے کہ محنت سے کام لو۔

(۴۶۲) اگر اپنا مرتبہ بلند کرنا چاہتے ہو تو فروتنی و خاکساری اختیار کرو۔

(۴۶۳) اگر زمانہ کا ساتھہ دیتے رہوگے تو زمانہ بہی تمھارا ساتھہ دیگا۔

(۴۶۴) دنیا مین کامل بہروسہ خدائے پاک پر ہی کرنا چاہئے۔

(۴۶۵) دولتمند بننا چاہتے ہو تو فضول خرچی سے بچو۔

(۴۶۶) جس کام کو کرنا چاہتے ہو پہلے اُسکی نیکی بدی مین تمیز کرو۔

(۴۶۷) جو شخص یہ چاہتا ہی کہ اپنے حاکم کا دوست بنے تو اُسکو چاہیئے کہ حاکم کی خیر خواہی اختیار کرے

(۴۶۸) اگر تم اپنی تجارت کی ترقی چاہتے ہو۔ تو وعدہ کے سچّے رہو۔

(۴۶۹) اسقدر نہ کھاؤ کہ ہاضمہ مین فتور پیدا ہو۔

(۴۷۰) ہر چیز ضعیف ہو جاتی ہے۔ مگر علم ہمیشہ جوان رہتا ہے۔

(۴۷۱) ایسا اقرار نہ کرو کہ جسکا پورا کرنا تمہارے امکان سے خارج ہو۔

(۴۷۲) کفایت شعاری ایک ایسا جوہر ہے کہ جس سے دولت جمع ہوتی ہے۔

(۴۷۳) فضول خرچی کا نام سخاوت نہین ہے۔

(۴۷۴) اگر تم چاہتے ہو کہ سب لوگ تمھین اچھا کہین تو تم کسی کو بُرا نہ کہو۔

(۴۷۵) غصہ کے وقت خاموشی اختیار کرو۔

(۴۷۶) اپنے کام کی نگرانی خود کرو ورنہ نقصان پہونچنے کا احتمال ہے۔

(۴۷۷) محنت ہمیشہ روپیہ پر شرف لیجاتی ہے۔

(۴۷۸) تمکو چاہیئے کہ خرچ ہمیشہ آمدنی سے کم کرو۔

(۴۷۹) فضول گوئی انسان کو چھچورہ کر دیتی ہے۔

(۴۸۰) تم جس سے کشادہ پیشانی سے ملوگے اُس کے دل مین ضرور تمہاری

محبت پیدا ہوگی۔

(۴۸۱) دنیامین جسقدر تعلقات زیادہ ہونگے ۔ اُسیقدر جھگڑے زیادہ پیدا ہونگے۔

(۴۸۲) خودپسندی سے احتراز کرو۔

(۴۸۳) تنہا بیٹھکر اپنے فائدہ ونقصان کے ۔ ۔ غور کیا کرو۔

(۴۸۴) آرام طلبی مین نحوست ہے۔

(۴۸۵) پختہ ارادہ ہمیشہ کامیابی کی مبارک شکل دکہاتا ہے۔

(۴۸۶) غور کے ساتھہ دیکھو کہ دنیامین بہت سے کروڑپتی ایسے نظر آوینگے جن کے باپ۔ دادا۔ غریب اور کنگال تھے۔

(۴۸۷) دنیامین روپیہ ہی ایسی شے ہے۔ جو ہر ایک کام مین آسکتا ہے۔

(۴۸۸) روپیہ کمانا آسان ہے سلیقہ کے ساتھہ اُسکا خرچ کرنا مشکل ہے۔

(۴۸۹) حاسد نہ بنو محسود بننا اچھا ہے۔

(۴۹۰) دست نگر نہ بنو فراخ دست بننے کی فکر کرو۔

(۴۹۱) اپنی صحت کا خیال رکہو اور اصول حفظ صحت کی پابندی کیا کرو۔

(۴۹۲) مان کے پیٹ سے کوئی دولت لیکر پیدا نہین ہوتا۔

(۴۹۳) جو نیک وبد مین امتیاز نہین کرتا اندھا ہے۔

(۴۹۴) کسی کا حق پائمال نہ کرو۔

(۴۹۵) جسقدر کم گوئی اختیار کروگے اُسیقدر تمہاری وقعت زیادہ ہوگی۔

(۴۹۶) روپیہ کا کام روپیہ سے چلتا ہے باتون سے نہین چلتا۔

(۴۹۷) شادی وہی اچھی ہے جب میان بی بی مین محبت ہو۔

(۴۹۸) ایک من علم کے لئے دس من عقل کی ضرورت ہے۔

(۴۹۹) ہمّت سے کام لیا کرو۔

(۵۰۰) ہماری بہر کم آدمی وہ ہے جسمین ضبط و استقلال ہو۔

(۵۰۱) منزل کے طرف جتنے قدم آگے جاؤگے مسافت اتنی ہی کم رہ جائیگی۔

(۵۰۲) غربت مین محنت کرو امیر بنجاؤگے۔

(۵۰۳) وضع وہ اختیار کرو جو امیری و غریبی مین نبہہ سکے۔

(۵۰۴) علم تجارت حاصل کروکہ تجارت سے انسان دولتمند بنجاتا ہے۔

(۵۰۵) ہر کام مین انتظام و ضابطہ کی ضرورت ہے۔

(۵۰۶) دوراندیشی نہایت عمدہ چیز ہے۔

(۵۰۷) عقلمند کبھی جاہلوں کی طرح اُلجھا نہین جاتے۔

(۵۰۸) مال کو ہمیشہ جان کا صدقہ سمجھنا چاہیئے۔

(۵۰۹) دوستی کو اگر مضبوط کرنا چاہتے ہو تو مسخرہ پن کو پاس آنے نہ دو۔

(۵۱۰) معاملہ کی گفتگو کو غصہ تباہ و برباد کر دیتا ہے۔

(۵۱۱) اوروں کے گرانے کے لئے کنواں نہ بناؤ کہیں ایسا نہ ہو کہ خود تم اُس میں گر جاؤ

(۵۱۲) دولتمند بننا چاہتے ہو تو محنت و کفایت شعاری سے کام لو۔

(۵۱۳) بیکار گذرنے والی ایک ساعت بھی افسوس کرتی ہے۔

(۵۱۴) بیسیوں ہاتھ سے مالک کی دو آنکھیں زیادہ کام کر سکتی ہیں۔

(۵۱۵) چور ایک کوڑی اور لاکھ روپیہ کا برابر ہوتا ہے۔

(۵۱۶) کسی بات کا جواب سوچ سمجھ کر دو۔

(۵۱۷) بے لوثی کبھی خوشامد کی ہدایت نہیں کرتی۔

(۵۱۸) سربلندی چاہتے ہو تو غرور کو اپنے پاس پھٹکنے بھی نہ دو۔

(۵۱۹) چاہیے تھوڑی دیر آنسو بہا لو مگر روتی صورت نہ بناؤ۔

(۵۲۰) انسان کو عالی حوصلہ رہنا چاہیئے۔

(۵۲۱) جو شخص اپنی تعریف کرانا چاہتا ہے وہ ہرگز قابل تعریف نہیں ہے۔

(۵۲۲) غصہ فرو کرنے کی آسان ترکیب یہہ ہے کہ غصہ کی جگہہ سے ہٹ جاؤ۔

(۵۲۳) قسمت کی شکایت جب کرنا کہ پہلے کوشش کر لو۔

(۵۲۴) کینہ جوئی انسان کو کمینہ بنادیتی ہے۔

(۵۲۵) اپنے فائدہ کی غرض سے اوروں کے نقصان کو روا نہ رکھو۔

(۵۲۶) سب سے بڑا دشمن خود تمہارا نفس ہے۔

(۵۲۷) اگر تم ہردلعزیز بننا چاہتے ہو تو عقل سلیم اور عمدہ اخلاق سے پیش آؤ۔

(۵۲۸) عقلمند وہی انسان ہے جو اپنے وقت کی ایک ساعت بھی ضائع نہین کرتا

(۵۲۹) اپنے ماتحت کو حقارت سے نہ دیکھو اور جس کے ماتحت ہو اُسکو خوش رکھو

(۵۳۰) بگاڑنا آسان ہے مگر بنانا مشکل ہے۔

(۵۳۱) تلوار کے بہادر سے قلم کا بہادر زیادہ قابل قدر ہے۔

(۵۳۲) کیمیا کے ذریعہ سے چاندی سونا بنانیکا خبط کبھی پورا ہوتے نہین دیکھا گیا۔

(۵۳۳) لڑکیون کو انتظام خانہ داری کی باتین سکھاؤ۔

(۵۳۴) منتظم زوجہ کا شوہر ہمیشہ خوشحال رہتا ہے۔

(۵۳۵) جو تمہارے اختیار مین ہو اُسکا احسان کسی اور سے مت لو۔

(۵۳۶) دانا دشمن نادان دوست سے بہتر ہے۔

(۵۳۷) اپنی چادر سے باہر پاؤن نہ پھیلاؤ۔

(۵۳۸) جس کام کو تم پورا کرنا چاہتے ہو اُسکی طرف غفلت نہ کرو ورنہ پورا نہ ہوگا۔

(۵۳۹) تم سب کا ادب کرو تو تمہارا بھی سب ادب کرینگے۔

(۵۴۰) سب کچھہ دنیا مین چھوڑ جاؤ گے مگر تمہارے افعال اور خیالات ساتھہ رہینگے

(۵۴۱) محنت سے روپیہ پیدا ہوتا ہے۔

(۵۴۲) جہالت دور ہو سکتی ہے مگر علم کبھی دور ہو نہین سکتا۔

(۵۴۳) زمانہ کی شکایت کرنے سے بہتر ہے کہ زمانہ کا ساتھہ دو۔

(۵۴۴) بے پروائی ایک ایسی چیز ہے کہ انسان کو مستغنی رکھتی ہے۔

(۵۴۵) قسم کھا کر بات نہ کرو ورنہ جھوٹے سمجھے جاؤ گے۔

(۵۴۶) جس کے قول کا اعتبار نہین اُسکے قسم کا کیا اعتبار۔

(۵۴۷) مفت کی ملی ہوئی دولت سے ہاتھہ کی پیدا کی ہوئی دولت زیادہ قابل قدر ہے

(۵۴۸) حق ہمیشہ ناحق کو باطل کر دیا کرتا ہے۔

(۵۴۹) نہ جھوٹی تعریف سننی پسند کرو۔ نہ جھوٹی تعریف کرنی سیکھو۔

(۵۵۰) اگر تم بے لوث رہو تو تم کو کچھہ کھٹکا نہین ہے۔

(۵۵۱) تم جس درخت کو لگاؤ اُس کے نگران بھی رہو۔

(۵۵۲) جسکو قرض نہین ملتا وہ اس لئے مبارک ہے کہ وہ کسی کا مقروض نہین ہے۔

(۵۵۳) بدنام سے بدا چھا ہوتا ہے۔

(۵۵۴) حساب ایک جو تک کا کرو۔ اور بخشش مین بخل نہ کرو۔

(۵۵۵) تلوار کا زخم چنگا ہو جاتا ہے مگر بات کا زخم چنگا نہین ہوتا۔

(۵۵۶) خواہ دنیا دار ہو یا دیندار مگر روپیہ کی سب کو ضرورت ہے۔

(۵۵۷) جو بی بی یہہ چاہتی ہے کہ اپنے شوہر کو اپنا مطیع بنائے تو اُسکو چاہئے کہ پہلی اُس کی اطاعت کرے۔

(۵۵۸) فحش الفاظ کے استعمال سے احتراز کرو۔

(۵۵۹) زمانہ کبھی ایک رنگ پر قایم نہین رہتا۔

(۵۶۰) لہو ولعب سے احتراز کرو۔

(۵۶۱) بچھو کو کیسا ہی دوست بنا لو مگر بچھو ڈنک مارنے مین دریغ نہ کریگا۔ اسیطرح کمینہ کو کیسا ہی دوست بناؤ وہ شرافت سے پیش نہین آسکتا۔

(۵۶۲) خدائے پاک کا سچّا خوف انسان کو گناہون سے محفوظ رکھتا ہے۔

(۵۶۳) تھوڑا تھوڑا پڑھو تھوڑے دن مین عالم بن جاؤ گے۔

(۵۶۴) فضول خرچی سے دولت اڑانے مین دریا دلی نہین ہے۔ بلکہ حماقت ہے۔

(۵۶۵) مباحثہ کے وقت امرِ حق کا خیال ضرور رکھو۔

(۵۶۶) جاہل سے صحبت رکھنا جاہلیت ہے۔

(۵۶۷) تم کو ہر کام کے لئے ایک وقت مقرر کرنا چاہئے۔

(۵۶۸) یہ ضرور نہین ہے کہ باپ غریب و مفلس تھا تو بیٹا بھی غریب و مفلس ہی رہے

(۵۶۹) اپنے اولاد کے لئے مال و زر کا خزانہ چھوڑنے سے کہین بہتر ہے کہ ان کو
ذی علم و ہنر بناؤ۔

(۵۷۰) تمہارا ہمدرد وہی شخص ہوسکتا ہی جس کے تم ہمدرد رہو۔

(۵۷۱) باتین بنانے والے کا اعتبار ہرگز نہ کرو۔

(۵۷۲) چور کے کان کھنکارنے سے بھی کھڑے ہوجاتے ہین۔

(۵۷۳) کسی نصیحت کو سُن کر ٹال نہ جاؤ بلکہ اُسکی قدر کرو اور اُس کے پابند رہو۔

(۵۷۴) کسی کام کو مستعد ہو کر شروع کرو۔ ضرور اُس کو ختم کرلوگے۔

(۵۷۵) اپنا حساب پاک رکھو اور دوسرے سے حساب لینے مین دریغ نہ کرو۔

(۵۷۶) بزرگی سفید بالون سے نہین ملتی بلکہ عقل سے ملتی ہے۔

(۵۷۷) سچی تلاش ایک ایسی چیز ہے جو خدا کو بھی ڈھونڈ لیتی ہے۔

(۵۷۸) مشکل سے مشکل کام کو استقلال پورا کرادیتا ہے۔

(۵۷۹) کسی کو صدمہ پہونچا کر اپنا دل خوش نہ کرو۔

(۵۸۰) دشمن کو کبھی حقیر نہ جانو۔

(۵۸۱) نیک ہمسایہ مین مکان لے کر اپنی بود و باش اختیار کرو۔

(۵۸۲) تھوڑے نوکر کام خوب کرتے ہین۔

(۵۸۳) غذا کو جلد جلد نہ کہاؤ۔ خوب چبا کر کہاؤ کہ اس سے وہ جلد ہضم ہوتی ہے۔

(۵۸۴) کبھی کبھی چھوٹون کی رائے بڑون کی رائے سے بہتر و صائب ہوتی ہے۔

(۵۸۵) فارغ البالی کے وقت ہمیشہ تنگی کو پیش نظر رکھو جس سے خوشحال رہوگے

(۵۸۶) جو کسی کا قرضدار نہین ہے وہ آرام و آسایش سے رہیگا۔

(۵۸۷) دوست وہی ہے جو مصیبت مین کام آئے۔

(۵۸۸) دغا و فریب سے احتراز کرو۔

(۵۸۹) خدائے پاک کو ہر جگہہ حاضر و ناظر جانو۔

(۵۹۰) کوئی مذہب ایسا نہین ہے جسمین نیکی کی تعریف نہین کی گئی ہے۔

(۵۹۱) جوانی مین اتنا روپیہ جمع کرلو کہ پیری آرام سے کٹے۔

(۵۹۲) نیک و فرمان بردار بی بی کا شوہر بڑا ہی خوش قسمت ہے۔

(۵۹۳) جوانی کی بدپرہیزیان پیری مین آرام نہین لینے دیتین۔

(۵۹۴) اپنی بی بی کو ہمیشہ عزت کی نظر سے دیکھا کرو۔

(۵۹۵) شہرت اچھی چیز تو ہے مگر جب نیکنامی کے ساتھہ ہو۔

(۵۹۶) کسی بات کو اتنا طول نہ دو کہ سننے والے گھبرا جائین۔

(۵۹۷) معافی دینا تمھاری اختیار مین ہو تو کبھی اُس سے دریغ نہ کرو۔

(۵۹۸) نیم حکیم اور نیم ملا سے ہمیشہ دور رہو۔

(۵۹۹) بدصورت پر ہنسنا خدا پر طعن کرنا ہے

(۶۰۰) جو شخص جتنی زیادہ قسمین کہاتا ہے وہ اتنا ہی زیادہ جھوٹا ہے۔

(۶۰۱) علم ہی ایک ایسی چیز ہے کہ ہر قسم کی ترقی کا زینہ ہوسکتا ہے۔

(۶۰۲) مریض کے معالجہ مین بہت احتیاط کرو۔

(۶۰۳) باادب بانصیب اور بےادب بےنصیب ہوتا ہے۔

(۶۰۴) کسی سے کام لیتے وقت رعایت نہ کرو ورنہ کام کرنے والا سست و کاہل ہوجائیگا۔

(۶۰۵) انسان کامل وہی شخص ہوسکتا ہے۔ جو مصیبت کے وقت خدا کی کبھی شکایت نہ کرے۔

(۶۰۶) بےطمع شخص قابل عزت ہوتا ہے۔

(۶۰۷) کوشش اور محنت ایک ایسی چیز ہے۔ جو ادنیٰ کو اعلیٰ بنا دیتی ہے۔

(۶۰۸) اختصار پسندی کی عادت قابل قدر ہے۔

(۶۰۹) صفائی اور طہارت کا بہت خیال رکھو۔

(۶۱۰) جس انسان کا ظاہر و باطن یکسان ہے وہ ہر طرح قابل قدر ہے۔

(۶۱۱) آرام و تکلیف۔ خوشی اور غمی کو پہلو بہ پہلو سمجھتے رہو۔

(۶۱۲) ثابت قدمی اچھی چیز ہے۔

(۶۱۳) رحم دلی سے کام لیا کرو۔

(۶۱۴) جادو جسکا نام ہے در اصل میٹھی بات ہے۔

(۶۱۵) روپیہ کے غلام نہ بنو روپیہ کو اپنا غلام بنا لو۔

(۶۱۶) اپنے معاملہ کو صاف رکھو۔

(۶۱۷) سلامت روی اختیار کرو کہ اس مین خیر و برکت ہے۔

(۶۱۸) وہم کی دوا لقمان حکیم کے پاس بھی نہ تھی۔

(۶۱۹) نوکر چاکر سے ٹھٹھا نہ کرو تا کہ وہ گستاخ نہ ہو جائین۔

(۶۲۰) آرام چاہتے ہو تو اپنی بی بی کو خوش حال رکھو۔

(۶۲۱) کام کے وقت کام کرو۔ اور آرام کے وقت آرام۔

(۶۲۲) گردش آسمان کی شکایت شاعرون کے قلم تک رہنے دو۔ تم کو خدا کا نام لیکر

کوشش کے بعد پہر کوشش کرنی چاہئے۔

(۶۲۳) اگر تمہارے دل مین رحم نہین ہے تو پتھر تم سے بہتر ہے۔

(۶۲۴) جو کرنا چاہتے ہو کر کے دکہاؤ۔ زبان سے اسلئے نہ کہو کہ اگر وہ کام نہ ہو سکا تو جہوٹے ٹہیروگے۔

(۶۲۵) کسی کی نیکی کو پامال نہ کرو۔

(۶۲۶) قرض لیکر شادی کرنا عقلمند کا کام نہین۔

(۶۲۷) دنیا کے غلام نہ ہو جاؤ بلکہ دنیا کو اپنی لونڈی بناؤ۔

(۶۲۸) دریا مین رہ کر مگرمچہ سے عداوت کرنا عقلمندی کا کام نہین۔

(۶۲۹) تالی کبہی ایک ہاتہہ سے نہین بجتی۔

(۶۳۰) کتب بینی انسان کو وسیع المعلومات بنا دیتی ہے۔

(۶۳۱) یہہ ضرور نہین کہ جاہل باپ کا بیٹا بہی جاہل ہو۔

(۶۳۲) اچہی بری باتین سُن کر اچہی باتون کو انتخاب کرلیا کرو۔

(۶۳۳) صبح کا ہر ایک کام دوسرے وقت سے جلد انجام پاتا ہے۔

(۶۳۴) یادداشت لکہنے کے لئے جیب مین نوٹ بک ضرور رکہا کرو۔

(۶۳۵) عاقل کو اشارہ کافی ہوتا ہے۔

(۶۳۶) جس انسان کے ہاتھہ اور زبان سے خلایق کو نفع پہونچے وہ سعید ازلی ہے

(۶۳۷) جس انسان کو عزت کی کچھہ پروا نہین ہے اُس کا جینا مرنا برابر ہے۔

(۶۳۸) عالی ہمتی ترقی کے زینہ پر چڑہاتی ہے۔

(۶۳۹) کیمیا کے شوق نے بعض انسانون کو تباہ اور مفلس بنا دیا۔

(۶۴۰) بدکار مرد بدکار عورتون کے غلام بن جاتے ہین۔

(۶۴۱) اگر روپیہ فضول کہونا ہو تو بدکار عورتون سے تعلق پیدا کرو۔

(۶۴۲) ظاہری میل جول کسی کام کا نہین ہوتا دلی میل جول ہونا چاہئیے۔

(۶۴۳) دنیا مین کوئی کام کرکے دکہلانے والے اور عمل کرنے والے بہت کم ہوتے ہین۔

(۶۴۴) کام کرنے والون کی مدد خدا کرتا ہے۔

(۶۴۵) جو انسان اپنی مدد آپ کرتے ہین اُن سے خدا خوش رہتا ہے اور اُنکی مدد کرتا ہے۔

(۶۴۶) خاموشی کو گویائی پر فضیلت ہے۔

(۶۴۷) اپنے ہی تردد سے روزی پیدا کرو کسی کا بار منت نہ اٹھاؤ۔

(۶۴۸) جس طرح ذرا سو راخ بڑے جہاز کو ڈبو دیتا ہے اُسی طرح ذرا ذرا سے

فضول اخراجات بڑے بڑے امیرون کو مفلس وکنگال بنا دیتے ہین۔

(۶۴۹) اگر خدا کا فضل شامل حال ہو تو کوئی بہی نقصان نہین پہونچا سکتا۔

(۶۵۰) سوائے خدا کے کسی کے دل کا حال کوئی نہین جان سکتا۔

(۶۵۱) وہ زیبا صورت جس مین پسندیدہ سیرت نہ ہو دو کوڑی کی ہے۔

(۶۵۲) سمجہہ دار وہ ہین جو دشمنون کو دوست بنا دین۔ اور ناسمجہہ وہ ہین جو دوستون کو دشمن بنائین۔

(۶۵۳) فتنہ انگیز راستی سے ہمیشہ احتراز کرو۔

(۶۵۴) جو خدائے پاک کو بہول جاتے ہین وہ سمجہہ لو کہ ایسے لوگ اکثر پریشان خاطر رہتے ہین۔

(۶۵۵) پیش از بخت پیش از وقت کچہہ نہین ملتا۔

(۶۵۶) راست گو کی عزت کرو گو تمہارا عیب جو ہو۔

(۶۵۷) ایسے مصاحبون سے پرہیز کرو جو تمہارے عیوب کو تم سے چہپاتے ہون

(۶۵۸) پہلے اپنے آپ کو پہچانو اور پہر خدائے پاک کو پہچان سکوگے۔

(۶۵۹) انسان کی روح جب کمال کے درجہ کو پہونچتی ہے۔ تب اُس روح کو حیات ابدی ملتی ہے۔

(۶۶۰) نام وہ ہے جو تم خود پیدا کرو بزرگون نے جو نام پیدا کیا وہ اُن کا نام ہے۔

(۶۶۱) جس انسان پر کوئی مصیبت نازل ہو اگر وہ اُس سے زیادہ مصیبت زدہ انسان کا خیال دل پر جمائیگا تو اپنے مصیبت کا صدمہ کم ہو جائیگا۔

(۶۶۲) اچھا مال وہ ہے جو اچھے کام مین صرف ہو۔

(۶۶۳) اچھی بات وہ ہے جس کے کہنے سے کوئی نیک ہدایت پاوے۔

(۶۶۴) تین کام آدمی کو اذیت پہونچاتے ہین۔ اول جسم کی قوت کے اعتماد پر سخت کام کرنا۔ دوم ہاضمہ کے اعتماد پر اندازہ سے زیادہ کہانا۔ سوم تہوڑی بیماری کو کم جان کر علاج نہ کرنا۔

(۶۶۵) خدائے پاک کے سوائے کوئی بہی دنیا مین ہمارا حافظ حقیقی نہین ہے

(۶۶۶) شادی مین ناچ تماشہ کی رسم جس شخص نے ایجاد کی وہ ابنائے جنس کا دشمن تھا۔ اس غیر مہذب رسم سے نوجوانون کی چال چلن بگڑ جاتے ہین۔ اور اُن کو عیاشی اور بد افعالی کی ترغیب ہوتی ہے۔

(۶۶۷) بغیر دوست کے سیر و سفر کا لطف نہین آتا۔

(۶۶۸) ملک کی خوش نصیبی اس مین ہے کہ سب لوگ اتفاق اور ہمدردی ابنائے جنس پر مائل ہون اور باہمی فساد اور نفاق کو دور سے دور باش کہین۔

(۶۶۹) جو لوگ زیادہ لالچ کرتے ہین اپنا اصلی سرمایہ بہی کہو دیتے ہین۔
(۶۷۰) فضیلت اُسی کے لئے سزاوار ہے جو ذاتی کمال رکہتا ہے۔
(۶۷۱) عادت طبیعت ثانی ہوجاتی ہے۔ اور اس کا بدلنا اور ترک کرنا مشکل ہوجاتا ہے۔
(۶۷۲) جب تک سانس ہے تب تک آس ہے۔
(۶۷۳) لوگون مین ہنر بہت کم مگر عیب بہت زیادہ ہوتے ہین۔
(۶۷۴) نیکی کرنے مین ذرا تامل نہ کرو۔

ع

در کار خیر حاجت ہیچ استخارہ نیست

(۶۷۵) عزت وہ پاتے ہین جو اپنی عزت آپ کرتے ہین۔
(۶۷۶) علم ہی مردہ دلون کو زندہ دل بناتا ہے۔
(۶۷۷) ابنائے جنس کی ہمدردی سے بڑہ کر کوئی نیکی نہین ہے۔
(۶۷۸) جو حاکم تعصب سے بری نہ ہو اُسکی حکومت نقش بر آب ہوگی۔
(۶۷۹) زر فی نفسہ بری چیز نہین ہے۔ لیکن اچہے برے مصرف سے بُری یا بہلی چیز ہوجاتی ہے۔

(۶۸۰) ہر ایک انسان کو ایسے کام کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے جسکی وجہ سے اُسکی نیکنامی مین روز بروز ترقی ہو۔

(۶۸۱) جُوا ہرگز نہ کھیلو۔ جُوا کھیلنے سے بربادی ہوتی ہے۔

(۶۸۲) حب الوطنی اختیار کرو۔

(۶۸۳) انسان کامل وہ ہے جو حکومت اور امارت مین غرور نہ کرے۔

(۶۸۴) وہ لوگ بڑے احمق ہین جو اپنے منہ سے آپ ہی میان مٹھو بننے کے عادی ہون۔

(۶۸۵) اُن لوگون کی خانہ بربادی ہوتی ہے۔ جو بُری صحبت مین بیٹھتے ہون یا چانڈو۔ مدک اور افیون اور شراب اور بھنگ اور چرس پیتے ہون یا جُوا کھیلتے ہون

(۶۸۶) حکومت اُنھین لوگون کو زیبا ہوتی ہے جو رعایا و برایا کے ہمدرد ہون۔

(۶۸۷) مہمان نوازی بڑی نیکی ہے اُسکو اختیار کرو۔ اور مہمان کی خاطر کیا کرو۔

(۶۸۸) نیکنامی وہ دولت پائدار ہے جو مرنے کے بعد بھی دنیا مین قایم رہتی ہے

(۶۸۹) مغلوب الغضب ہمیشہ طرح طرح کی آفتون مین پھنسا رہتا ہے۔

(۶۹۰) پانچ چیزین روح کو مسرور و تازہ رکھتی ہین۔ (۱) یاد الہی (۲) شریف اور فرمان بردار بی بی (۳) خوشبو (۴) خوش الحانی (۵) حسن اور سبزہ

کا دیکھنا۔

(۶۹۱) وہ مان باپ سخت غلطی پر ہین جو لاڈ پیار سے چھوٹی عمر مین اپنے بچونکو گالیان دینی سکھلاتے ہین۔

(۶۹۲) خدا کے فضل وکرم پر ہمیشہ نظر رکھو۔

(۶۹۳) سائل کو اپنے پاس کچھ ہو تو دیدو ورنہ نرمی سے سمجھا دو۔

(۶۹۴) کوشش کامیابی کی کلید ہے۔

(۶۹۵) قدرتی سزائین جو انسان کو ملتی رہتی ہین اگر انسان اُنہین سے عبرت حاصل کرکے آئندہ بُرائیون سے بچے تو اُسکے حق مین بہتر ہے۔

(۶۹۶) جو لوگ نیک کامون مین روپیہ صرف نہین کرتے اُنکی کمائی مین برکت نہین ہوتی۔

(۶۹۷) مبارک ہے وہ انسان جو اپنے ہاتھہ سے کام کرتا ہے۔

(۶۹۸) خیرات مین اوّل خویش بعدہٗ درویش کا خیال رکھو۔

(۶۹۹) وقت گذر جاتا ہے مگر بات رہ جاتی ہے۔

(۷۰۰) بھوکے کا پیٹ باتون سے نہین بھرتا۔

(۷۰۱) چھوٹے بچون کو زیور نہ پہنایا کرو۔ کیونکہ اس مین زیور کی چوری اور بچہ کی

جان جانے کا اندیشہ ہے۔

(۷۰۲) ناممکن ہے دنیا مین رھکر ہمیشہ خوشی کا میسر آنا۔

(۷۰۳) جب خدا چاہتا ہے تو دشمن بھی باعث خیر ہو جاتا ہے۔

ع

عدو شود سبب خیر گر خدا خواہد

(۷۰۴) دشمن کی دشمنی اسی وقت ضرور نقصان پہونچاتی ہے۔ جب خدائے پاک کی مرضی ہوتی ہے۔

(۷۰۵) انسان اگر خود نیک اور اچھا ہو تو دوسرون کے بُرا کہنے سے بُرا نہین ہو سکتا۔

(۷۰۶) نصیحت کڑوی معلوم ہوتی ہے مگر اس کا پھل نہایت شیرین ہوتا ہی

(۷۰۷) دنیا کی خوشی رنج کا مقابلہ نہین کر سکتی۔

(۷۰۸) باخدا درویش کا پہلا کام یہہ ہے کہ جہان تک ہو سکے اپنی ہستی کو ہیچ سمجھے اور خودنمائی سے پرہیز کرے۔ اور خودی کو مٹائے۔

(۷۰۹) عاقبت اندیش اکثر بلاؤن سے بچتا ہے۔

(۷۱۰) سب انسان ہم خیال نہین ہو سکتے۔

(۱۱) دنیامین جسقدر ترقی ہوئی وہ سب تجربہ کے طفیل سے ہوئی۔

(۱۲) جو اورون پر ہنستے ہین وہ آپ بہی ہنسے جاتے ہین۔

(۱۳) کوئی انسان قبل از وقت نہین مرتا۔

(۱۴) ہر ایک انسان کا فرض ہے کہ وہ پہلے اپنے گریبان مین منہ ڈال کر اپنی ہی حالت دیکہے۔

(۱۵) دنیا کی آرزوئین تمام نہین ہوتین۔

(۱۶) انسان ہمیشہ ٹہوکرین کہا کہا کر تجربہ کار بنتا ہے۔

(۱۷) سخاوت ایسی خصلت ہے جس سے لوگ مطیع ہو جاتے ہین اور سخی کے تمام عیب چہپ جاتے ہین۔

(۱۸) اُس انسان کی زندگی دنیا و آخرت مین خوشی سے گذرتی ہے جو ابنائے جنس کو فائدہ پہونچائے اور کسی کی دل آزاری نہ کرے۔

مباش درپے آزار و ہرچہ خواہی کن
که در طریقتِ ما غیر ازین گناہے نیست

(۱۹) افسوس ہے اُن لوگون پر جو دنیا کی محبّت مین محو ہو جاتے ہین۔

(۷۲۰) خداۓ پاک کی یاد تمام کلفتون کو مٹا دیتی ہے۔

(۷۲۱) قرضدار اور خوشامد گو کی گردن پر ہمیشہ جہوٹ سوار رہتا ہے۔

(۷۲۲) موت کے بعد سواۓ اپنے ذاتی افعال وخیالات کے کوئی بہی ساتہی نہین ہوتا۔

(۷۲۳) روح کو آرام اُس وقت نصیب ہوتا ہے جب اس خاکی جسم کو چہوڑتی ہے۔

(۷۲۴) خداۓ پاک کے سچّے عاشق ہمیشہ ثابت قدم رہتے ہین۔

(۷۲۵) اعلیٰ درجہ کی خوش قسمتی ہے اگر بعد مرگ انسان کو ذکر خیر سے لوگ یاد کرین۔

(۷۲۶) حتی الوسع مان باپ سے بہی کچہہ نہ مانگنا چاہئیے۔ سوال مین خواری و ذلت ہے۔

(۷۲۷) مجلس مین ہر طرح کی رعایت رکہہ کر بات کرنی چاہئیے۔

(۷۲۸) مبارک ہین وہ انسان جن کے دل مین یاد الہٰی رہتی ہے۔

(۷۲۹) انسان جس کام کو شروع کرے پہلے دل مین سوچ لے کہ خدائی پاک میری نیت سے بخوبی واقف ہے اور میرے اس فعل کو دیکہہ رہا ہے اس سوچ

کا نتیجہ یہہ ہوگا کہ برُے افعال کے ارتکاب سے محفوظ رہیگا۔

(۷۳۰) جو انسان نیک کامون کے چھڑانے اور بد کامون کے کرنے کی ترغیب دے وہی شیطان ہے۔

(۷۳۱) انسان اپنے متعلقین کے ساتھہ نیک سلوک کرے اور اپنے کمائی سے اُن کی مدد کرے تو اُس کا یہہ فعل باعث نجات ہوگا۔

(۷۳۲) خدائے پاک کا تصور ہر قسم کی مشکلون سے نجات دلاتا ہے۔

(۷۳۳) کوئی بہی نکلتے ہوئے دم کو روک نہین سکتا۔

(۷۳۴) مبارک ہے وہ انسان جو ایک دم کو بہی رایگان نہین کرتا۔

(۷۳۵) ظالم کی عمر کو کوتاہ ہو مگر اُس سے ایک عالم پناہ مانگتا ہے۔

(۷۳۶) مبارک ہے وہ انسان جو ظالم نہین ہے۔

(۷۳۷) اگر انسان تدبیر سے غافل نہ رہے اور ہر کام کو محنت و توجہہ سے کرے تو اُس کو کامیابی نصیب ہوگی۔

(۷۳۸) اگر توبہ صدق دل سے ہو تو گناہون کا معاف ہونا ممکن ہے۔

(۷۳۹) وہ انسان جو محنت و کوشش سے غافل نہ رہے۔ اور خدا کی مشیت و مرضی پر شاکر رہے انسان کامل ہے۔

(۷۴۰) خدائے پاک عجیب بے نیاز ہے جو گناہ گارون اور مجرمون کو بہی روزی سے محروم نہین رکہتا ہے

(۷۴۱) مبارک ہین وہ انسان جن کو روحانی قوت اور باطنی سلطنت حاصل ہے

(۷۴۲) اگر انسان راہ حق پہ چلے تو اُسے کوئی گمراہ نہین کرسکتا۔

(۷۴۳) جہان تک ممکن ہو قوت بازو سے روزی پیدا کرو اور گدائی کا کاسہ ہاتہہ مین لے کر مفت خوری کے عادی نہ بن جاؤ۔

(۷۴۴) وہ آنکہہ کس کام کی جس مین حیا و شرم نہین ہے۔

(۷۴۵) مذہبی مقامات کی توہین نہ کرو۔

(۷۴۶) نادان ہین وہ لوگ جو باخدا درویشون سے دنیاوی مطلب حاصل کرنا چاہتے ہین اور ترقی دولت کی دعا مانگتے ہین۔

(۷۴۷) عقلمند وہ لوگ ہین جو باخدا درویشون سے خالق کی محبت اور مخلوق کی ہمدردی کی دعا مانگتے ہین۔

(۷۴۸) وہ زبان مبارک ہے جس پر خدا کا نام آئے۔

(۷۴۹) بدون رنج ومحنت کے راحت میسر نہین ہوسکتی۔

(۷۵۰) ایسے دوستون سے خدا کی پناہ جن کا ظاہر کچہہ ہو باطن کچہہ۔

(۷۵۱) جو لطف اتفاق و محبت مین ہے وہ کدورت و نفاق مین نہین ہے۔

(۷۵۲) جو شریف ہین ہمدردی ابنائے جنس کو ضروری سمجھتے ہین اور اپنے آرام پر دوسرون کے آرام کو ترجیح دیتے ہین۔

(۷۵۳) محبت سے بڑھ کر کسی چیز مین حلاوت نہین ہے۔

(۷۵۴) جو حلاوت خدائے پاک کی محبت مین ہے وہ کسی مین نہین ہے۔

(۷۵۵) بہوکے رہو لیکن حرام کی روٹی نہ کہاؤ۔

(۷۵۶) خدا کا جلوہ ہر طرف ہے۔

(۷۵۷) خدائے پاک کے فضل و کرم سے کبہی مایوس نہ ہو۔

(۷۵۸) جو محسن کا شکرگذار نہ ہو وہ انسان نہین ہے۔

(۷۵۹) عمر گزشتہ کا افسوس کرنا لاحاصل ہے۔ آئندہ کی فکر کرو تا بقیہ عمر بفائدہ ضائع نہ ہو۔

(۷۶۰) سب سے مشکل کام راز کا چھپانا ہے۔

(۷۶۱) جو انسان کو ہر وقت یاد رکھتے ہین وہ بہ نسبت اُن لوگون کے گناہون کے کم مرتکب ہوتے ہین جو موت کو بہولے ہوئے ہین۔

(۷۶۲) انسان کا دشمن وہ ہے جو اُسے راہ حق سے پہراکر گمراہ کرے اور دوست

وہ ہے جو راہ حق کی طرف مائل کرے۔

(۷۶۳) بہادر وہ ہے جس نے اپنی زبان کو قابو مین رکھا۔

(۷۶۴) ناقدردانون مین صاحب ہنر کی مٹی خراب ہوتی ہے۔

(۷۶۵) مذہبی تکرار نہ کرو۔ مذہبی تکرار سے خدا بچائے۔

(۷۶۶) جب تک خدائے پاک کی مرضی نہ ہو۔ ایک پتا بھی جنبش نہین کرتا۔

(۷۶۷) کم ظرفون سے مروت کی امید نہ رکھو۔

(۷۶۸) ہندو جس کا نام ہے اور مسلمان جس کا نام ہے اور پارسی اور عیسائی یہودی۔ مجوس جس کا نام ہے وہ سب خدائے پاک کے مخلوق ہین۔

(۷۶۹) اصلی مرنا کیا ہے۔ نفسانی خواہشون کا مر جانا ہے۔

(۷۷۰) علم کی دولت صرف کرنے سے زیادہ ہوتی ہے۔ اور مال کی دولت صرف کرنے سے کم ہوتی ہے۔

(۷۷۱) انسان کی قدر راست بازی و ایمانداری سے ہوتی ہے۔

(۷۷۲) دوستی کے سوا اور کسی طرح دشمن قابو مین نہین آسکتا۔

(۷۷۳) جو محتاجون۔ مسکینون اور ضعیفون اور بچون پر رحم کرتے ہین خدا اُن پر رحم کرتا ہے۔

(۷۷۴) مشورہ کے ذریعہ سے جو کام ہوتے ہین اُن سے ہر ایک قسم کی خوبیان پیدا ہوتی ہین۔

(۷۷۵) تجربہ کار کی عقل پختہ ہوتی ہے۔

(۷۷۶) آج کل وفاداری کمیاب ہے۔

(۷۷۷) خدا مہربان توکل مہربان۔

(۷۷۸) خوشی اور غم کا ساتھ گویا چولی دامن کا ساتھ ہے۔

(۷۷۹) اُن کو دل سے چاہو جو تم کو چاہین۔

(۷۸۰) بے عیب دنیا مین کوئی آدمی نہین ہے بے عیب ہے تو صرف ذات الہی۔

(۷۸۱) جو دوسرون کو مصیبت مین ڈالتے ہین وہ خود بھی مصیبت مین مبتلا ہوتے ہین۔

(۷۸۲) انسان اگر کسی کی دستگیری کرے تو ثابت قدمی سے کرے۔

(۷۸۳) تندرستی ہزار نعمت ہے۔

(۷۸۴) عقلمند خودستائی سے سخت نفرت کرتے ہین۔

(۷۸۵) روپیہ صرف کرنا اُن تقریبون مین جن سے عام لوگون کو فائدہ پہونچے

ناواجب نہین ہے۔

(۷۸۶) جب کسی کی بُرائی سنو پہلے اپنے گریبان مین منہ ڈالو۔

(۷۸۷) دوستی کا لطف اُسی صورت مین ہے جب دوست کا پورا ساتھ دیا جائے۔

(۷۸۸) انسان کی قدر و منزلت کسی نہ کسی کمال کے سبب ہوتی ہے۔

(۷۸۹) خدا کی مرضی ہو تو سارے سامان اچھے بن جاتے ہین۔

(۷۹۰) جسطرح کوئی فوج بغیر سردار کے کام نہین دے سکتی۔ اُسیطرح کوئی خاندان بغیر مربی کے قایم نہین رہ سکتا۔

(۷۹۱) دل کی صفائی کا مقابلہ کوئی اور صفائی نہین کرسکتی۔

(۷۹۲) انسان کو چاہئے کہ دنیا مین رفاہ عام کی عمارتون کے بنانے پر زور دے۔

(۷۹۳) زمانہ کا ایک حال پر رہنا ناممکن ہے۔ لیکن مبارک ہین وہ لوگ جو ہر حال مین راضی برضائے الٰہی رہتے ہین۔

(۷۹۴) ایک کی قسمت کا اثر دوسرے پر نہین پڑسکتا کیونکہ ایک کی قسمت دوسرے سے مختلف ہوتی ہے۔

(۷۹۵) جھوٹی حلف اٹھانے والون سے خداے پاک سخت ناراض ہوتا ہے

(۷۹۶) انسان کے نیک اعمال اُسکے دوست ہین اور بداعمال اُسکے دشمن ہین

(۷۹۷) خداے پاک کے برابر کوئی بہی بندہ نواز نہین ہے۔

(۷۹۸) اگر انسان اپنے خالق کی محبت مین محو ہو جاے تو لاکلام اُسکو نجات حاصل ہوگی۔

(۷۹۹) جو لوگ اِدہر کی بات اُدہر اور اُدہر کی بات اِدہر کرکے فساد برپا کرتے ہین وہ دونون جہان مین رسوا رہتے ہین۔

(۸۰۰) انسان کو دنیا مین اکثر تکالیف اور مصائب زن اور زمین اور زر کی محبت کی وجہہ سے پہونچتے ہین۔

(۸۰۱) خداے پاک کی رحمت کا دروازہ گنہگارون کے لئے بہی بند نہین ہے بشرطیکہ وہ صدق دل سے توبہ کرین۔

(۸۰۲) حقیقی قیدی وہ نہین ہین جن کے پاؤن مین بیڑیان پڑی ہوئی ہین یا جو جیل خانہ کی چار دیواری مین رہتے ہین۔ بلکہ وہ ہین جو نفسانی خواہشون مین مبتلا ہین۔

(۸۰۳) خداے پاک کی قدرت کا ثبوت بات بات سے ملتا ہے۔

(۸۰۴) جو لوگ خدائے پاک کو بھولے رہتے ہین اُن کو کبھی حقیقی خوشی حاصل نہین ہوسکتی۔

(۸۰۵) وہ گھر کبھی آباد نہین رہ سکتا جس مین نا اتفاقی اور پھوٹ کی بنیاد قایم ہو اتفاق سے گھر آباد رہتا ہے اور زندگی کا بڑا ہی لطف حاصل ہوتا ہے۔

(۸۰۶) اپنے دوستون سے تکلف نہ کیا کرو۔ کیونکہ اس سے تکلیف ہی تکلیف ہوتی ہے۔

(۸۰۷) شائستہ و اعلیٰ خیالات کے اظہار کے لئے لیاقت کی ضرورت ہے۔

(۸۰۸) اصل تہذیب خیالات کی درستی پر منحصر ہے۔

(۸۰۹) گالی کا جواب گالی دینا تہذیب مین داخل نہین ہے۔

(۸۱۰) اعلیٰ درجہ کا خوش نصیب انسان وہ ہے جسکا انجام بخیر ہو۔

(۸۱۱) دنیا مین زبانی ہمدردی کی بڑی کثرت ہے لیکن دلی ہمدردی بہت کم یاب ہے۔

(۸۱۲) ناجائز آشنائی کا نتیجہ تباہی کے سوا اور کچھہ حاصل نہین ہوسکتا۔

(۸۱۳) ہر کمال کے واسطے ایک روز زوال ہے۔ مگر علم کے کمال کیلئے کبھی زوال نہین ہے۔

(۸۱۴) انسان جب اشرف المخلوقات ہے تو اُس کا کام ایسا ہی شریف ہونا چاہیئے جو اُس کی عزت و وقعت کو بڑہانے والا ہو۔

(۸۱۵) انسان کو چاہیئے کہ اپنے حوصلہ کو کسی وقت پست نہ کرے۔

(۸۱۶) عمدہ کارگزاری کے صلہ مین خلعت اور انعام کا عطا کرنا اہل ملک کو عمدہ کارگزاری کے طرف مائل کراتا ہے۔

(۸۱۷) سخت افسوس ہے اُس زندگی پر جو کسی ایک نیک کام مین بہی بسر نہ ہو

(۸۱۸) جو خود بُرے ہین وہ کسی کو بہلا نہین سمجہتے اور جو خود نیک اور بہلے ہین وہ کسی کو بُرا نہین سمجہتے۔

(۸۱۹) کسی کا بُرا نہ چاہو۔

(۸۲۰) سخت بدبخت و کمینہ ہین وہ لوگ جو بہلائی کے عوض برائی کرتے ہین

(۸۲۱) خدائے پاک کی خوشی اسی پر موقوف و منحصر ہے کہ ہم اُس کی مشیت پر راضی رہین۔

(۸۲۲) جو شخص تحصیل علم مین مشغول ہو اُسکو کامل طور پر مدد دینی چاہیئے۔

(۸۲۳) روحانی اور مذہبی تعلیم ہر انسان کو ضرور دینی چاہیئے۔

(۸۲۴) دل کو دل سے راہ ہے۔

(۸۲۵) دنیا مین مدد دینے والے تہوڑے اور رنج و تکلیف پہونچانے والے بہت ہین۔

(۸۲۶) اپنی طبیعت کو ایسی متحمل اور مستقل بناؤ کہ خواہ کیسی ہی مصیبت تم پر نازل ہو لیکن تم پریشان نہ ہو جاؤ۔

(۸۲۷) مصیبت کے وقت ہر دم خدائے پاک کے فضل و کرم کے امیدوار رہو

(۸۲۸) آہ مظلوم سے ڈرنا چاہیئے۔

(۸۲۹) ہر دلعزیز بننا بڑا مشکل کام ہے۔

(۸۳۰) جسطرح موت بغیر بہانہ وحیلہ کے نہین آتی اُسی طرح رزق بہی بغیر محنت وحیلہ کے نہین ملتا۔

(۸۳۱) دنیا مین روحانی تعلیم کے پہیلانے کی سخت ضرورت ہے۔

(۸۳۲) عقل کے ہوتے ہوئے اگر نیک و بد مین تمیز نہ کی جائے تو اُس سے بڑہکر کیا افسوس ہو۔

(۸۳۳) انسان اگر ثابت قدمی سے کام لے تو بڑی بڑی مشکلون کو حل کر سکتا ہے

(۸۳۴) عورتین دنیا مین محض بیکار اور فضول نہین پیدا کی گئی ہین۔ بلکہ خانہ داری کے خاص کام کے لئے پیدا ہوئی ہین۔

(۸۳۵) عورت مرد کی ساتھی۔ مرد کی مشیر۔ مرد کی رازدار اور مرد کے گھر کی منتظمہ ہے۔

(۸۳۶) جس طرح مرد پر علم حاصل کرنا فرض ہے۔ اُسی طرح عورت پر بھی علم حاصل کرنا فرض ہے۔

(۸۳۷) عورتون کی خدمات ایسے مخصوص ہین کہ مردون سے وہ خدمات انجام نہین پا سکتے۔ ننھے ننھے بچون کی پرورش جیسی عورت زیادہ دلچسپی سے کر سکتی ہے۔ اُسکو مرد ادا نہین کر سکتا۔

(۸۳۸) بیمارونکی تیمارداری جس طرح عورت کر سکتی ہے اُس طرح مرد نہین کر سکتا جیسا آرام وہ بیمار کو پہونچا سکتی ہے۔ مرد سے ممکن نہین۔

(۸۳۹) رنج۔ مصیبت۔ فکر۔ افلاس اور سختی کے زمانہ مین جیسی تسکین عورت سے پہونچتی ہے اور جیسے استقلال کے ساتھہ وہ مرد کا ساتھہ دیتی اور صبر و برداشت کرتی ہے وہ خاص عورت ہی کا حصہ ہے۔

(۸۴۰) انتظام خانہ داری مین عورت سے زیادہ کسی مرد سے انسان کو وہ آرام و راحت نہین مل سکتی جو عورت سے ملتی ہے۔

(۸۴۱) عورتون مین حیا۔ شرم اور اخلاق کے حاصل کرنے کی قدرتی قابلیت

مردون سے زیادہ ہوتی ہے۔

(۸۴۲) عورتون کے مذہبی عقاید مردون کی نسبت زیادہ مستحکم اور قوی ہوتی ہین۔

(۸۴۳) عورتین مردون کی بہ نسبت زیادہ باعصمت اور پرہیزگار ہوتی ہین۔

(۸۴۴) عورتون مین محبت ونفرت کے دونون مادے مردون سے زیادہ ہوتے ہین۔

(۸۴۵) جس گھر مین عورت نیک سلیقہ شعار ہو وہ گھر درحقیقت جنت ہی۔

(۸۴۶) سب سے پہلے عورتون کو مذہبی تعلیم دینی چاہئے۔ مذہبی تعلیم خدا کی محبت اور اُس کا خوف مخلوق کے ساتھہ ہمدردی۔ ایمانداری۔ راستبازی عصمت۔ نکوکاری۔ رحمدلی۔ پرہیزگاری۔ انصاف۔ سخاوت۔ فیاضی۔ صبر وتحمل اور مصیبت کے وقت استقلال پیدا کرتی ہے۔ اور یہ ایسے اوصاف ہین جو ہر ایک عورت مین لازمی طور پر ہونے چاہئین۔

(۸۴۷) جو مذہب مان کے دودہ کے ساتھہ بچون کو حاصل ہوتا ہے وہ رگ رگ مین ایسا پیوست ہو جاتا ہے کہ پھر اُن کے دل سے اُس مذہب کے اعتقادات نہین بہول سکتے۔

(۸۴۸) مان کی صحبت کا اثر بچون کے رویہ کو بہت کچھہ بناتا اور بگاڑتا ہی۔

عالم طفولیت مین مان کے اخلاق سے بچون کی روح نشو ونما پاتی ہے۔

(۸۴۹) جو بچے اپنے گھر مین جہالت کا اندھیرا دیکھتے ہین اور بے دینی اور لا مذہبی کی باتین سیکھتے ہین تو بڑے ہونے کے بعد اُن کے دل سے یہ باتین بھولی نہین جاتین۔

(۸۵۰) مذہبی تعلیم کے بعد عورتون کو زبان مادری کا لکھنا پڑھنا سکھلانا چاہئے اسطرح پر کہ وہ اپنی زبان پر اتنی قدرت حاصل کرین کہ ہر طرح مضمون کو بہ آسانی ادا کر سکین۔

(۸۵۱) جو عورتین اپنے عزیزون اور خاوندون سے دور ہوتی ہین اور جہالت کی وجہہ سے اُنکو خط نہین لکھہ سکتین اُنکی تکلیفین اور دقتین بہت بڑھ جاتی ہین۔

(۸۵۲) عورتون کو خانہ داری کا کاروبار چلانے کے لئے علم حساب سکھلانا چاہئے۔ تاکہ وہ آمدنی و خرچ کا حساب اپنے قلم سے لکھا کرین۔

(۸۵۳) عورتون کو اصول خانہ داری سکھلانا لازم ہے۔ جس عورت کو اصول خانہ داری سے واقفیت نہ ہو وہ گھر کے کام عمدہ طرح نہین چلا سکتی۔

(۸۵۴) اصول خانہ داری سے سینا۔ پرونا۔ کہانا۔ پکانا۔ گھر کا خرچ چلانا۔ نوکرون

اور ملازمون کی نگرانی کرنی بچون کی تربیت اور پرورش کرنی ۔ مہمان داری اور بیمارون کی تیمار داریکرنی ۔ ان باتون کی واقفیت حاصل ہوتی ہے ۔

(۸۵۵) اصول خانہ داری کے سکہانے کے بعد عورتون کو اصول حفظ صحت کی تعلیم بہی دینی ضرور ہے ۔

(۸۵۶) جو عورتین اصول حفظ صحت سے واقف ہوتی ہین اُن کے بچے اُن کا تمام گہر بار صحت و تندرستی کی نعمت سے مالامال رہتا ہے ۔

(۸۵۷) خوشی انسان کی صحت کو ترقی دیتی ہے اور غمی صدمہ پہونچاتی ہے

(۸۵۸) ہر شخص کی زندگی کی قدر و قیمت کا اندازہ اُس کی چال چلن سے ہوسکتا ہے ۔

(۸۵۹) کسی فعل کے متعلق یہہ نہین خیال کرنا چاہئے کہ ہمارا دل کیا چاہتا ہے بلکہ یہ دیکہنا چاہئے کہ ہمین کیا کرنا چاہئے اور یہی بات سچی مسرت کی کلید ہے ۔

(۸۶۰) انسان کی شرافت اُس کے رویہ کی درستی پر منحصر ہے ۔

(۸۶۱) انسان مین جتنے زیادہ اوصاف حمیدہ ہونگے وہ اتنا ہی زیادہ شریف ہوگا

(۸۶۲) شریف انسان کو اس کا بہت خیال رہتا ہے کہ اُس سے کوئی ایسی بات نہ ہو جس سے اُس کی بات مین فرق آئے ۔ اسی وجہ سے وہ ہمیشہ راستبازی

اور دیانت داری سی کام کرتا ہی اور جو زبان سے کہتا ہی وہی کر دکہاتا ہے اور اُسکا ہان یا نا کہدینا
پتہر کی لکیر ہی۔ وہ لالچ اور حرص کی پہندے مین نہین پہنستا اور انصاف اور ایمان کی خلاف کوئی کام نہین کرتا
(۸۶۳) صداقت شریف انسان کی زبان کا جوہر ہے۔
(۸۶۴) ہر شریف آدمی عالی ہمت ہوتا ہے۔
(۸۶۵) زندگی کے کاروبار اور دنیا کے معاملات مین دانشمندی سے زیادہ خوش
رویگی کی ضرورت ہے۔
(۸۶۶) عمدہ رویہ اور نیک چال چلن انسان کو زندگی کے کاروبار دنیا کے معاملات
مین کامیابی بخشتے ہین۔
(۸۶۷) نیک رویہ لوگ باادب ہوتے ہین۔ ادب سے خاندانون و گہرانون مین
محبت قائم رہتی ہے۔
(۸۶۸) انسان کا عمدہ چال چلن اسکے کاروبار سہل کرتا ہے اور اُسکی معاشرت اور
تمدن کے تعلقات مین سہولت۔ اعتبار و اعتماد۔ آرام و آسایش اور اطمینان
پیدا کرتا ہے۔
(۸۶۹) اکثر انسان جسطرح جسمانی بیماریون کا علاج کرتے یا کراتے ہین۔ اُس طرح
روحانی بیماریون کے علاج کی طرف مایل نہین ہوتے۔ جس کی سخت ضرورت ہے،

(۸۷۰) جہان تک ممکن ہو ہمسایون کو راحت پہونچاؤ۔

(۸۷۱) تونگر وہ ہے جس کی دولت سے غریبون کو فائدہ پہونچے۔

(۸۷۲) راستبازون کا قول و فعل یکسان ہوتا ہے۔

(۸۷۳) جو انسان عدل و انصاف سے کام لیتے ہین وہ کبھی کسی مصیبت مین مبتلا نہین ہوتے۔

(۸۷۴) ایک ہی مطلب پر بار بار گفتگو کرنی پسندیدہ نہین ہے۔

(۸۷۵) جھوٹی شان و شوکت سے بچو۔

(۸۷۶) دنیا کی دولت انسان کے عیبون کو نہین چھپا سکتی۔

(۸۷۷) وہ لوگ نادان ہین جو دولت کے بھروسہ عیب پر عیب کرتے ہین۔

(۸۷۸) دلجوئی اعلی درجہ کی نیکی ہے۔

(۸۷۹) افسوس ہے اُنکی حالت پر جو اپنی حکومت پر غرور و ناز کرتے ہین۔

(۸۸۰) اُن دوستون کی دوستی پر بھروسہ نہ کرو جو ظاہر و باطن مین فرق رکھتے ہون۔

(۸۸۱) ضعیف الاعتقادی سے بڑے بڑے نقصان پیدا ہوتے ہین۔

(۸۸۲) لیاقت بڑی بڑی مشکلون سے بچاتی ہے۔

(۸۸۳) ہماری دعوتین اکثر اوقات عداوتین بن جاتی ہین۔

(۸۸۴) جو لوگ دولت کی قدر کرتے ہین دولت خود اُن کی قدر کرتی ہے۔

(۸۸۵) آرام طلب ہمیشہ بیمار رہتے ہین۔

(۸۸۶) عمر خواہ کتنی ہی دراز ہو لیکن جب تک نکوکاری مین نہ گذرے تب تک درازیٔ عمر سے کوئی فائدہ حاصل نہین ہوتا۔

(۸۸۷) انسان محنت اور کوشش سے منزل مقصود پر پہونچ سکتا ہے۔

(۸۸۸) افسوس ہے اُن کی حالت پر جو گناہ پر گناہ کرتے ہین مگر نادم نہین ہوتے

(۸۸۹) بُرے کام کا انجام ہمیشہ بُرا ہوتا ہے۔

(۸۹۰) جب نیا کام شروع کرو تو خدا کا نام لے کر شروع کرو۔

(۸۹۱) کاہل اور جاہل ہمیشہ مشکلات مین مبتلا رہتے ہین۔

(۸۹۲) جو لوگ دوسرون کی مشکل کشائی کرتے ہین اُن کی مشکلین خدائے پاک کی طرف سے خود بخود آسان ہو جاتی ہین۔

(۸۹۳) دشمن کی مصیبت پر کبھی خوشی نہ مناؤ۔

(۸۹۴) دنیا مین بغیر علم و ہنر اور محنت کے کام ہی نہین چل سکتا۔

(۸۹۵) سچا دوست وہ ہے جو مستقل مزاج ہو اور وقت پر کام آئے۔

(۸۹۶) خدائے پاک کی نعمتون کا شکریہ ادا کرو۔

(۸۹۷) بیکسون کے حال پر رحم کرو۔

(۸۹۸) جب تک قسمت سیدہی نہ ہو اُس وقت تک گوہر مراد کا حاصل ہونا محالات سے ہے۔

(۸۹۹) بینش زن اور دروغ گو کو فروغ حاصل نہین ہوتا۔

(۹۰۰) افسوس ہے اُن لوگون کی حالت پر جو طمع و لالچ مین اپنے مذہب کو تبدیل کرین۔

(۹۰۱) زمانہ کی موافقت پر غرور و ناز نہ کرو۔

(۹۰۲) زمانہ کی عجیب کیفیت ہے کہ جو لوگ نان شبینہ کو محتاج تہے امیر بن گئے اور جو امیر تہے وہ نان شبینہ کو محتاج ہو گئے۔

(۹۰۳) صلح کل سے بہتر کوئی طریقہ نہین۔

(۹۰۴) جب خدائے پاک فضل کرتا ہے تب مشکل کام بہی آسان ہو جاتا ہے۔

(۹۰۵) سُنی سُنائی بات کو بغیر تحقیق کے جو لوگ باور کرتے ہین وہ سخت غلطی کرتے ہین۔

(۹۰۶) سب سے بہتر خدمت خلق کی خدمت ہے جو خلق کی خدمت کرتا ہے وہ مورد مراحم خالق ہوتا ہے۔

(۹۰۷) جو لوگ عیش و عشرت مین رہتے ہین اُنہین کیا خبر ہے کہ مصیبت زدون پر کیا گذرتی ہے۔

(۹۰۸) جو لوگ اپنے ملازمون پر مہربانی کرتے ہین اُن سے ملازم بیوفائی نہین کرتے۔

(۹۰۹) وہ جوانی کچھہ نہین جو بدافعالی مین گذرے۔

(۹۱۰) دنیا مین ایک طرف ہنستے ہین اور ایک طرف روتے ہین۔

(۹۱۱) موت و حیات تابع حکم الہی ہین۔

(۹۱۲) پاک دل وہی ہے جو نصیحت پذیر ہو۔

(۹۱۳) جو لوگ رحمت خدائے پاک کا بھروسہ رکھتے ہین وہ ہر طرح بےفکر ہین۔

(۹۱۴) دل کو قابو مین رکھنا سب سے مشکل کام ہے۔

(۹۱۵) جسقدر تعلقات کم ہوتے ہین اُس قدر تفکرات کم ہوتے ہین۔

(۹۱۶) جس چیز کا کرنا منع ہے اُس کا خیال بھی دل مین نہ لانا چاہئے۔

(۹۱۷) جب تک خدائے پاک کی رحمت نہ ہو تب تک تکالیف و مصائب سے نجات نہین ملتی۔

(۹۱۸) ابنائے جنس مین خلقت کے اعتبار سے کچھہ بھی تفاوت نہین ہے۔

(۹۱۹) گنہگارون کے لئے اس سے بہتر کوئی تدبیر نہین ہے کہ وہ اپنے گناہون کی معافی خدائے پاک سے چاہین۔

(۹۲۰) ذاتی لیاقت جب تک مشیت ایزدی نہ ہو کارگر نہین ہوسکتی۔

(۹۲۱) ہر قسم کی کدورتون کو دل سے دور کرو۔

(۹۲۲) خدائے پاک کی معرفت کے لئے اعلیٰ درجہ کی لیاقت وعلم کی ضرورت ہے

(۹۲۳) پست ہمتی سے دنیا کا ایک کام بہی اچہی طرح چل نہین سکتا۔

(۹۲۴) خدائے پاک کے مرضی کے خلاف کسی قسم کی بہتری نہین ہوسکتی۔

(۹۲۵) انسان کامل بننا سخت مشکل کام ہے۔

(۹۲۶) کسی کو حقارت کی نظر سے نہ دیکہو

(۹۲۷) انسان کو اُسکی انسانی حیثیت سے دیکہو اُسکی امیری یا غریبی حیثیت سے نہ دیکہو۔

(۹۲۸) دنیا مین جو کچہہ پیش آتا ہے اُسے انسان ہی برداشت کرسکتا ہے۔

(۹۲۹) خدائے پاک کی صنعت وقدرت مین غور سے فکر کیا کرو۔

(۹۳۰) اس دنیا سے ایک نہ ایک دن سب کو چلنا ہے۔

(۹۳۱) جو کام مشورت سے ہوتے ہین اُن کا انجام اکثر نیک ہوتا ہے۔

(۹۳۲) اہل علم جہان جاتے ہین وہان اُن کی عزت ہوتی ہے۔

(۹۳۳) خدائے پاک سب کی قسمتون کا مالک ہے جو چاہے سو کرے۔

(۹۳۴) گو تقدیر مقدم ہے مگر تدبیر بہی شرط ہے۔

(۹۳۵) بگڑی بن جاتی ہے جب فضل خدائے پاک ہوتا ہے۔

(۹۳۶) راستی پسند و حق پسند۔ راست گو و حق گو ہر ایک دربار مین سرخ رو اور ہر ایک میدان مین کامیاب ہوتا ہے۔

(۹۳۷) دل آزاری سے بڑھکر کوئی گناہ نہین ہے۔

(۹۳۸) جو لوگ اپنے قول پر قائم نہین رہتے ہین اُنکا اعتبار جاتا رہتا ہے۔

(۹۳۹) مبارک ہین وہ لوگ جن کی سیرت اچھی ہو۔

(۹۴۰) دنیا مین ایسے نیک کام کرو کہ عاقبت مین فائدہ بخش ہون۔

(۹۴۱) دعا خدائے پاک کی درگاہ مین وہی قبولیت کو پہونچتی ہے۔ جو خضوع اور خشوع کے ساتھہ ہو۔

(۹۴۲) جان ایک ہے یعنے حیوان وانسان وچرند وپرند سب مین وہی ایک جان ہے اور یہ سب خدائے پاک کا نام جپتے ہین۔

(۹۴۳) ناصحون کی نصیحت پر عمل کرو۔

(۹۴۴) بیجا نمایشون سے زیرباری کے سوا کچہہ فائدہ نہین ہے۔

(۹۴۵) بیجا نمایشون کی طرف توجہ نہ ہو تو مصیبت و تکلیف کبہی نصیب نہ ہو۔

(۹۴۶) خواہ کیسی ہی مشکلین پیش آئین اور کیساہی لالچ بتایا جائے مگر کبہی حق سے منہ نہ موڑو اور ناحق کی طرف رخ نہ کرو۔

(۹۴۷) باخدا درویش کو جو مزہ یاد الہٰی مین ہے وہ کسی چیز مین نہین آتا۔

(۹۴۸) باخدا درویش کو غیر از خدا کوئی چیز پسند نہین آتی۔

(۹۴۹) وہ انسان زیادہ عزت اور زیادہ قدر کے قابل ہوتا ہے۔ جس کی چال چلن مین کہوٹ نہ ہو۔

(۹۵۰) موت کا مقابلہ حکیم ڈاکٹر نہین کر سکتے۔ بلکہ یہ بہی ہکّے بکّے رہ جاتے ہین۔

(۹۵۱) عمدہ ناصح وہ ہے جس کی نصیحتین دل مین گہر کرین

(۹۵۲) ایسی یاد الہٰی سے جو محض نمایش کے لئے ہو کچہہ بہی فائدہ نہین ہوتا

(۹۵۳) جوانمرد وہ ہین جو مصیبت زدون کی مدد تن دہی سے کرین۔

(۹۵۴) مبارک ہین وہ انسان جو دوسرون کے آسایش کے لئے اپنی آسایش ترک کردیتے ہین۔

(۹۵۵) اہل قرابت سے سلوک کرو گو وہ تم سے بدسلوکی کرین۔

(۹۵۶) بیگانون کو یگانا بنانے کی کوشش کرو۔

(۹۵۷) عقل کو اسوجہہ سے شرف حاصل ہے کہ انسان اُس کے ذریعہ سے نیک وبد نفع ونقصان مین تمیز کرتا ہے اور دوست ودشمن کو پہچانتا ہے۔

(۹۵۸) نیک چال چلن، ہر ایک کو درکار ہے خواہ وہ امیر ہو یا غریب۔

(۹۵۹) دنیا مین اگر ایک کو کامیابی نصیب ہوتی ہے تو دوسرے کا دل ٹوٹتا ہے

(۹۶۰) دل کو آباد کرنے والا بھی خدائے پاک ہے اور دل کو ویران کرنے والا بھی وہی ہے۔

(۹۶۱) استقلال سے سب مشکلین حل ہوجاتی ہین۔

(۹۶۲) باخدا درویش کے نزدیک دولت دنیا کی ذرا بھی وقعت نہین ہے۔

(۹۶۳) عمدہ سوسائیٹی کے بغیر زندگی کا لطف نہین۔

(۹۶۴) انسان کو اُن چیزون کے استعمال سے بچنا چاہئے۔ جن سے سوسائیٹی کو نقصان پہونچے۔

(۹۶۵) اگر ہر ایک چیز مین اعتدال سے کام لو تو صحت خود حاصل رہیگی۔

(۹۶۶) اگر صحت مطلوب ہو تو مسکرات ومنشیات کے استعمال سے پرہیز کرو۔

(۹۶۷) چاہتی بی بی اپنے شوہر کی سچی دوست ہے اور ہر قسم کی خوشی آرام وراحت کا

چشمہ ہے۔ تباہی مین رفیق۔ اور مصیبت مین ساتھی مشکلون مین مددگار۔ بیماری مین آرام دہ۔ فارغ البالی مین زینت۔ گھر کے کاروبار مین مشیر۔ اور دنیا کے مکروہات مین تسکین کا ذریعہ ہے۔

(۹۶۸) اچھی بی بی شوہر کے پیچھے اُس کے واپسی کا شوق سے انتظار کرتی ہے اور اُس کی واپسی سے قبل اُس کے آرام وآسایش کے سامان خوبی وکفایت شعاری سے مہیا کر رکھتی ہے۔

(۹۶۹) گھر مین نوکر چاکر کتنے ہی ہون اگر بی بی نہ ہو تو لطف زندگی نہین۔ نوکر چاکر کے دلمین وہ محبت اور محبت مین وہ دلسوزی وہمدردی وہ سلیقہ نہین ہوتا جو بی بی کے دل مین ہوتا ہے

(۹۷۰) خدائے پاک کی یہ بہت بڑی نعمت ہے کہ مرد کو لائق۔ سلیقہ مند وباشعور وکفایت شعار واطاعت گذار بی بی اور عورت کو عمدہ شوہر ملے۔

(۹۷۱) میان بی بی ہم خیال وہم وصف وہم مذاق ہون تو زندگی کی سچی خوشی حاصل ہوتی ہے۔

(۹۷۲) عصمت عورت کے لئے وہ بیش بہا جوہر ہے کہ بغیر اُسکے ساری خوبیان اور دنیا بھر کا جہیز بے سود وبیکار ہے۔

(۹۷۳) عورت کی کامل عصمت یہہ ہے کہ اگر بدلحاظی وبدشرمی کا لفظ بھی

اُس کے کان مین پڑے تو لب پر مسکراہٹ تک نہ آئے۔

(۹۷۴) بیکار عورت ہمیشہ بدمزاج۔ بیمار اور چڑچڑی ہوتی ہے۔

(۹۷۵) میان بی بی مین محبت کی سخت ضرورت ہے۔ اگر محبت نہ ہو تو دنیا بیز گھر دوزخ بن جاتا ہے۔

(۹۷۶) بچے باغ زندگانی کے پہل پہول ہین اور گھر مین رہنے والون کے دل بہلانے اور خوشی بخشنے کا ذریعہ ہین۔

(۹۷۷) بچون سے محبت کرنا اس امر کی دلیل ہے کہ انسان کے دل مین رحم اور ہمدردی کرنے کا مادہ ہے۔

(۹۷۸) جو شخص اپنی اولاد سے محبت نہین کرتا اُس سے یہ امید فضول ہے کہ وہ ابنائے جنس سے محبت وسلوک ومعاونت کا برتاؤ کریگا۔

(۹۷۹) بچون کی طبیعت مین جو اثر زمان کی تربیت وتعلیم کا ہوتا ہے وہ عمر بہر نہین جاتا۔

(۹۸۰) بچون کی اخلاقی تعلیم دو طریقہ سے ہوتی ہے۔ (۱) الفاظ سے (۲) افعال سے۔ اور ان مین دوسرا طریقہ زیادہ موثر ہے۔

(۹۸۱) بچون کا قاعدہ ہے کہ سُن کر اتنا نہین سیکہتے جتنا دیکھ کر سیکھتے ہین۔

(۹۸۲) گھر کی زندگی کا اثر بچون کی چال چلن پر زیادہ پڑتا ہے۔

(۹۸۳) مفلسی اخلاق کو خراب کرتی ہے۔

(۹۸۴) افلاس سچی مسرت کے حق مین سم قاتل ہے اور بہت سی نیکیان انسان افلاس کی وجہ سے نہین کر سکتا۔

(۹۸۵) دولت بہت اطمینان بخش شئے ہے جب روپیہ پاس ہوتا ہے تو طبیعت مین دلیری پیدا ہوتی ہے۔

(۹۸۶) روپیہ پاس ہو تو غریبون کی مدد کی جا سکتی ہے۔ رشتہ دارون یتیمون اور ہمسایون کی معاونت ہو سکتی ہے۔

(۹۸۷) غضب حد اعتدال سے زیادہ ہونا خرابی۔ رسوائی۔ بربادی اور پشیمانی کا باعث ہوتا ہے۔

(۹۸۸) کام کرنے کا سب سے عمدہ اصول یہہ ہے کہ جو کام آج ہو سکے وہ کل پر نہ چھوڑا جائے۔

(۹۸۹) تضیع اوقات دنیا مین سب سے بڑی فضول خرچی ہے کیونکہ اس سے ایسی چیز ضایع ہوتی ہے جس کی پھر تلافی نہین ہو سکتی۔

(۹۹۰) جن لوگون کو خدائے پاک نے حقیقت شناس آنکھہ دی ہے وہ دیکھتے